فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ

خلافت نمبر

ایڈیٹر
مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۹ ربیع الثانی ۱۳۹۲ھ، ۲۴ ہجرت ۱۳۵۱ ہش، ۲۴ مئی ۱۹۷۲ء	نمبر ۱۱۶

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جماعتِ احمدیہ کیلئے خلافت (قدرتِ ثانیہ) کی عظیم الشان بشارت

میں جب جاؤنگا تو پھر خدا دُوسری قدرت بھیجدیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیگی

"یہ خدا تعالیٰ کی سُنّت ہے اور جب سے کہ اُس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سُنّت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور اُنکو غلبہ دیتا ہے ... اور جس راستبازی کو وہ دُنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُسکی تخمریزی اُنہی کے ہاتھ سے کردیتا ہے لیکن اسکی پُوری تکمیل اُنکے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں اُنکو وفات دیکر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دیدیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کرچکتے ہیں تو پھر ایک دُوسرا ہاتھ اپنی قُدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کردیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں .... جیساکہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مُرتد ہو گئے اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہوگئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو کھڑا کرکے دوبارہ اپنی قُدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا ....

سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سُنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کرکے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ اپنی قدیم سُنّت کو ترک کردیوے ....

تمہارے لئے دُوسری قُدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دُوسری قُدرت نہیں آسکتی جبتک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤنگا تو پھر خدا اُس دُوسری قُدرت کو تمہارے لئے بھیجدیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔"

(الوصیّت)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ ہجرة ۱۳۵۱ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت ـــــ برکاتِ رسالت کے اجراء کا ذریعہ

مقامِ خلافت کی عظمت و اہمیت اس امر سے ہی واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آیتِ استخلاف کی رو سے امتِ مسلمہ میں نظامِ خلافت کے قیام کا جو وعدہ فرمایا ہے اس میں لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ کہہ کر خلیفے بنانے کے فعل کو خود اپنی طرف منسوب کیا ہے اور بتایا ہے کہ اس وعدہ کے مطابق وہ امتِ مسلمہ میں خلیفے خود بنائے گا۔ پھر اس وعدہ کی جو اغراض بیان کی ہیں وہ اتنی عظیم الشان ہیں کہ خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ خلفا کے سوا کوئی دوسرا انسان خواہ وہ بزعمِ خود کتنا ہی قابل اور باصلاحیت کیوں نہ ہو انہیں پورا نہیں کر سکتا۔ چنانچہ آیتِ استخلاف میں اس وعدہ کی حسبِ ذیل چار اغراض بیان کی گئی ہیں۔

پہلی غرض یہ ہے کہ مسلمان بھی وہی انعام پائیں جو پہلی امتوں نے پائے تھے کیونکہ فرماتا ہے لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ

دوسری غرض تمکینِ دین ہے۔ جیسا کہ فرمایا وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ

تیسری غرض مسلمانوں کے خوف کو امن سے بدل دینا ہے جیسا کہ فرمایا وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا

چوتھی غرض شرک کو دور کرنا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کا قیام ہے جیسا کہ فرمایا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا

یہ اغراض اپنی تکمیل کے لئے برکاتِ رسالت کے جاری رہنے کی متقاضی ہیں اور یہ برکات جاری نہیں رہ سکتیں جب تک کہ خدا تعالیٰ خود یکے بعد دیگرے ایسے وجود پیدا نہ کرے جو ظلّی طور پر نبوت کے کمالات اپنے اندر رکھتے ہوں اور حقیقی معنوں میں رسول کے جانشین ہوں عظمت و رفعت کا یہ مقام بجز ان کے جنہیں خدا تعالیٰ خود اس مقام پر کھڑا کرے کسی اور کو حاصل نہیں ہو سکتا اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے

"خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہو سکتا ہے جو ظلّی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو۔ ... چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلّی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکاتِ رسالت سے محروم نہ رہے۔"

(شہادت القرآن ص۵۷)

پس خلیفہ کا تقرر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ کی رو سے بظاہر مومن انتخاب کرتے ہیں مگر ان کے قلوب پر خدا تعالیٰ کا مخفی تصرف ہوتا ہے اور عین اس وقت پر مومنوں کے قلوب کو منشورِ خداوندی کی طرف جھکا دیا جاتا ہے خدا تعالیٰ اس طرح خود اپنے بنائے ہوئے خلیفہ میں ظلّی طور پر رسول کے کمالات رکھ دیتا ہے اور اس کے ذریعہ سے برکاتِ رسالت کو پھر جاری کر دیتا ہے چنانچہ ان برکات کے طفیل مذکورہ بالا چاروں اغراض پوری ہونے لگتی ہیں اور ان کا پورا ہونا اس امر کی ایک حتمی دلیل ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے خود اپنے اس بندۂ اخص کو خلافت کے رفیع الشان مقام پر کھڑا کیا ہے۔

یہ امر کہ خلیفہ خدا تعالیٰ خود بناتا ہے اور ظلّی طور پر رسول کے کمالات اسے وہ خود عطا کرتا ہے اور اس کے ذریعہ سے برکاتِ رسالت کو منقطع نہیں ہونے دیتا بلکہ ان کے اجراء کا اہتمام فرماتا ہے مقامِ خلافت کی عظمت و اہمیت روزِ روشن کی طرح عیاں ہوئے بغیر نہیں رہتی پس مقامِ خلافت کی عظمت و اہمیت اس امر سے بھی ہے کہ یہاں خدا تعالیٰ اپنے مقرر کردہ خلفاء کو ظلّی طور پر رسول کے کمالات عطا کرتا اور ان کے ذریعہ سے برکاتِ رسالت کو جاری رکھتا ہے وہاں [illegible] رسول کی ظلّیت میں [illegible] اعجازی قدرت کا مظہر بنا دیتا ہے وہ اُن کے ہاتھ پر بھی ایسے ایسے تابندہ و درخشندہ نشان ظاہر فرماتا ہے کہ جو بدیہی طور پر معجزہ کی قدرت اپنے اندر رکھتے ہیں۔ ہر چند کہ وہ بہ اقتضاء شریعت عجز و انکسار نیز فنا اور نیستی کے مقام پر ہوتے ہیں لیکن اپنے اس عجز اور نیستی کی وجہ سے ہی وہ اللہ تعالیٰ کی اعجازی قدرت کا مظہر بن جاتے ہیں۔ پھر خدا تعالیٰ ان کے ذریعہ سے وہ عجائب کام دکھلاتا ہے کہ جن کی اس وقت میں کوئی اور نظیر موجود نہیں ہوتی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مقامِ خلافت کی عظمت و اہمیت کے اس پہلو کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ شخص (خلیفہ برحق) بڑا کمزور ہے کیونکہ یہ عاجزی اختیار کرتا ہے۔ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی عظمت کا کچھ ایسا جلوہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور دنیا کی ساری مخلوق کو بھی مُردہ سمجھتے ہیں، نہ ہی اپنے آپ کو کچھ سمجھتے ہیں نہ دُنیا کو کچھ سمجھتے ہیں۔ اور اس عجز کی وجہ سے وہ **اللہ تعالیٰ کی اعجازی قدرت کا مظہر** بن جاتے ہیں۔ گویا ایسے لوگوں کے لئے فنا اور نیستی کے مقام سے اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ایک چشمہ پھوٹتا ہے، اس لئے دُنیا کی کوئی طاقت انہیں مرعوب نہیں کر سکتی، انہیں ساری دنیا کے مال بھی کوئی لالچ نہیں دے سکتے۔ جب خدا کا یا اس کے دین کا معاملہ ہو تو کسی دوسرے کے سامنے ان کا سر جھکا نہیں کرتا ورنہ وہ تو ایک فقیر اور مسکین کے سامنے بھی جھک رہے ہوتے ہیں اور عاجزی دکھا رہے ہوتے ہیں۔ لیکن جب خدا تعالیٰ کے فعل اور قول کا اور خدا تعالیٰ کے نام اور اس کی عظمت کا دنیا اور دنیاداروں سے تصادم ہو جائے تو پھر دُنیا اُن کے پاؤں کی خاک بھی نہیں ہوتی کیونکہ خدا تعالیٰ خود ان کا مربی اور معلّم ہوتا ہے۔ آپ اس بات کو اچھی طرح یاد رکھیں"۔ (الفضل ۱۲ دسمبر ۱۹۶۶ء)

ہمارا ہر روز کا مشاہدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقرر کردہ خلیفۂ برحق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ذریعہ بھی معجزہ کی قدرت رکھنے والے نہایت درجہ تابندہ و درخشندہ نشان ظاہر فرما کر آپ کے نئے مبارک و مقدس عہد میں بھی وعدۂ استخلاف کی چاروں مذکورہ بالا اغراض کو بڑی شان اور آب و تاب سے پورا فرماتا چلا آ رہا ہے۔ آپ کے ذریعہ مغرب کی مادہ پرست اقوام پر اتمامِ حجت کا ظہور اور ارضِ بلال میں احمدیہ ہسپتالوں اور ہائر سیکنڈری سکولوں نیز جماعت احمدیہ کے تبلیغی مشنوں کے ذریعہ رونما ہونے والا انقلابِ عظیم اللہ تعالیٰ کی حمایت کے یہ دو مہتم بالشان نشان اس امر کا بیّن ثبوت ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ دین یعنی حقیقی اسلام کو مشرق و مغرب میں تمکنت نصیب ہو رہی ہے۔ اور خوف کی حالت امن کی حالت میں بدلتی جا رہی ہے بالخصوص مغربی افریقہ میں بڑی شان اور آب و تاب کے ساتھ شرک کی بیخ کنی ہو رہی ہے۔ نیز خدائی اور ارواح کو پوجنے والے توحید خالص کی طرف دیوانہ وار کھنچے چلے آ رہے ہیں۔ بارش کے قطروں کی طرح تواتر سے ظاہر ہونے والے ان درخشندہ نشانوں کی حقیقی قدردانی کا تقاضا یہ ہے کہ ہم خلافت کی عظمت و اہمیت کے حقیقی عرفان سے ہمیشہ بہرہ ور رہیں۔ اور اپنی نسلوں کو بھی اس سے بہرہ ور کرتے چلے جائیں تاکہ ہم اور ہماری نسلیں خلافت کے ساتھ دلی طور پر ہمیشہ وابستہ رہیں اور اطاعت کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کر کے خدا تعالیٰ کے انعاموں کی وارث قرار پائیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں اور ہماری نسلوں کو قیامت تک اس کی توفیق دیتا چلا جائے، قیامت تک ایمان بالخلافت اور اس کے مناسبِ حال اعمال کی پورے تعہد کے ساتھ بجا آوری ہمارا طرۂ امتیاز رہے اے خدا! اے ذوالمجد والعطاء، اے منبعِ ہر جود و سخا تو ایسا ہی کر۔ آمین برحمتک یا ارحم الرّاحمین

ساقیا دور میں ہے آج بھی جامِ محمود

ہے سکوں بخش مجھے اب بھی کلامِ محمود — میں نے بھی نامہ یہ لکھا ہے بنامِ محمود
چشمِ عشّاق کو ناصر بھی ہے محمود جمال — اور ناہید غلام ابنِ غلامِ محمود
وہی انداز وہی اُس کا قیام اُس کا قعود — کوئی دیکھے تو خرام اُس کا خرامِ محمود
تیرے میخانے کی رونق ہے اسی کے دم سے — ساقیا دور میں ہے آج بھی جامِ محمود*
رخنہ ساماں کوئی ناعاقبت اندیش نہ ہو — دیکھنا پختگیٔ حسنِ نظامِ محمود
وہ جسے چاہیں خلافت کی قبا دیتے ہیں — مل گیا ہے جسے ملنا تھا مقامِ محمود
فرش پر اُس پہ رہی تیرگوں کی یلغار — عرش پہ نور سے لکھا گیا نامِ محمود

(ناہید)

* یہ مصرعہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

133

یہ ایک ابدی صداقت ہے اور ہم سب اس یقین پر قائم ہیں کہ خلیفہ خُدا بناتا ہے

مَیں بہت ہی کمزور ہوں بلکہ کچھ بھی نہیں ہوں لیکن میرا ربّ تمام طاقتوں کا سرچشمہ اور مالک ہے

اُسی پر مجھے توکّل ہے وہ اِن کمزور ہاتھوں کے ذریعہ ہی اسلام کو دُنیا میں غالب کرکے رہیگا انشاءاللہ

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے سانحۂ عظیمہ کے بعد ۸ ر نومبر ۱۹۶۵ء کو سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے اذن سے منصبِ خلافت پر متمکّن ہوئے۔ اس سے اگلے روز ۹ ر نومبر کو بعد نماز فجر حضور نے مسجد مبارک ربوہ میں جو ایمان افروز تقریر فرمائی اس کا ایک حصّہ افادۂ احباب کیلئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

فرمایا:-

"یہ وقت الٰہی جماعتوں کے لئے بڑا نازک وقت ہوتا ہے گویا ایک قسم کی قیامت بپا ہوجاتی ہے۔ ایسے وقت میں جہاں اپنے گھبرائے ہوئے ہوتے ہیں وہاں اغیار بُرائی کی امیدیں لئے جماعت کو تک رہے ہوتے ہیں اور خواہش رکھتے ہیں کہ شاید یہ وقت اس الٰہی جماعت کے انتشار یا اس میں کسی قسم کی کمزوری پیدا ہونے یا اس کے اتحاد، اس کے اتفاق اور اس کی باہمی محبت میں رخنہ پڑنے کا ہو لیکن

جو سلسلہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے قائم کیا جاتا ہے

وہ ایسے نازک دوروں میں اپنی موت کا پیام نہیں بلکہ اپنی زندگی کا پیام لے کر آتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ قیادت کا انتقال ایک کندھے سے دوسرے کندھے کی طرف اس لئے نہیں کرتا کہ اس کا ایک بندہ بوڑھا اور کمزور ہوگیا اور وہ اس کو طاقتور اور جوان رکھنے پر قادر نہیں۔ کیونکہ ہمارا پیارا مولیٰ ہر شئے پر قادر ہے بلکہ اس لئے کہ وہ دنیا پر ثابت کرنا چاہتا ہے کہ ہر نگاہ میری طرف ہی اُٹھنی چاہیئے۔ بندہ بڑا ہو یا چھوٹا آخر بندہ ہی ہے۔ تمام فیوض کا منبع اور تمام برکات کا حقیقی سرچشمہ میری ہی ذات ہے۔ یہ

توحید کا سبق

دلوں میں بٹھانے کے لئے وہ اپنے ایک بندے کو اپنے پاس بُلا لیتا ہے اور ایک دوسرے بندہ کو جو دُنیا کی نگاہوں میں انتہائی طور پر کمزور اور ذلیل اور نااہل ہوتا ہے کہتا ہے کہ اُٹھ اور میرا کام سنبھال، اپنی کمزوریوں کی طرف نہ دیکھ، اپنی کم علمی اور جہالت کو نظر انداز کردے۔ ہاں میری طرف دیکھ کہ

مَیں تمام طاقتوں کا مالک ہوں

میرے سے ہی اُمید رکھ اور مجھ پر ہی توکّل کر کہ تمام علوم کے سوتے مجھ سے ہی پھوٹتے ہیں مَیں وہ ہوں جس نے تیرے آقا کو ایک ہی رات میں چالیس ہزار کے قریب عربی مصادر سکھا دیئے تھے اور میری طاقتوں میں کوئی کمی نہ آئی تھی۔ مَیں وہ ہوں جس نے نہایت نازک حالت میں اسلام کو اُٹھایا تھا اور جب انسان نے اپنی تلوار سے اُسے مٹانا چاہا تو مَیں اس تلوار اور اسلام کے درمیان حائل ہوگیا۔ اُس وقت دنیا کی بڑی بڑی طاقتیں موجود تھیں لیکن دنیا کی کوئی طاقت خواہ کتنی ہی بڑی تھی اسلام کو نہ مٹا سکی۔

ہمارا ربّ کہتا ہے کہ آج پھر میں نے فیصلہ کیا ہے کہ

مَیں دُنیا میں اسلام کو غالب کرونگا اور اسلام دنیا پر غالب ہوکر رہے گا اور ان کمزور ہاتھوں کے ذریعہ سے غالب ہوکر رہے گا۔

ہم اپنی کمزوریوں کو کیا دیکھیں ہماری نظر تو اس ہاتھ پر ہے جو ہمیں اپنے کمزور ہاتھوں کے پیچھے جنبش کرتا نظر آتا ہے۔ ہم اپنی کم طاقتی کا خیال کیوں کریں کیونکہ

ہمارا توکّل تو اس طاقت پر ہے جس نے دنیا کی ہر چیز کو اپنے اندر سمیٹا ہُوا ہے اور اس کا احاطہ کیا ہُوا ہے۔

کل شام کو اس مجلسِ انتخاب نے خاکسار کو منتخب کیا ہے اور خدا شاہد ہے کہ آج صبح بھی میری حالت ایسی تھی جیسے اُس شخص کی ہوتی ہے کہ جس کا کوئی عزیز فوت ہو جائے تو اس کو یقین نہیں آتا کہ اُس کا وہ عزیز اس سے جُدا ہو چکا ہے۔ مجھے بھی یقین نہیں آتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ شاید مَیں خواب دیکھ رہا ہوں یہ کیا ہُوا (لوگوں کی آہ وزاری کی آوازیں)

جس کو خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے ڈھال بنایا تھا اُس ڈھال کو اُس نے ہم سے لے لیا اور

اُس نے مجھے آگے کر دیا۔

مَیں بہت ہی کمزور ہوں بلکہ کچھ بھی نہیں۔ شاید مٹی کے ایک ڈھیلے میں بھی طاقت کی قوّت مجھ سے زیادہ ہو مجھ میں تو وہ بھی نہیں لیکن جب سے ہوش آئی ہے ہم یہی سنتے آئے ہیں کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ اگر یہ سچ ہے اور یقیناً یہ سچ ہے تو پھر نہ مجھے گھبرانے کی ضرورت ہے اور نہ آپ میں سے کسی کو گھبرانے کی ضرورت ہے جس نے یہ کام کرنا ہے وہ یہ کام ضرور کرے گا۔ اور

یہ کام ہو کر رہے گا۔

لیکن کچھ ذمہ داریاں مجھ پر عائد ہوتی ہیں اور کچھ ذمہ داریاں آپ پر۔ مَیں اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر آپ لوگوں کو گواہ ٹھہراتا ہوں اس بات پر کہ جہاں تک اللہ تعالیٰ نے مجھے سمجھ دی ہے۔ جہاں تک اس نے مجھے توفیق عطا کی ہے جہاں تک اُس نے مجھے طاقت دی ہے آپ مجھے اپنا ہمدرد پائیں گے۔ مَیں ہر لحظہ اور ہر لحظہ دعاؤں کے ساتھ اور اگر کوئی اور وسیلہ بھی مجھے حاصل ہو تو اس وسیلہ کے ساتھ آپکا مددگار ہونگا اور میں اپنے ربّ سے یہ امید رکھتا ہوں کہ وہ آپ کو بھی یہ توفیق دیگا کہ آپ صبح اور شام اور رات اور دن اپنی دعاؤں سے، اپنے اچھے مشوروں سے، اپنی ہمدردیوں سے اور اپنی کوششوں سے میری اس کام میں مدد کریں گے۔ کہ خدا تعالیٰ کی توحید دنیا میں قائم ہو۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا میں لہرانے لگے۔ آج دنیا آپ کو بھی کمزور سمجھتی ہے اور مجھے بھی بہت ہی کمزور۔ لیکن ایک دن آئیگا کہ لوگ حیران ہونگے اور وہ دیکھیں گے کہ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ میں کتنی بڑی طاقت تھی کہ بظاہر کمزور نظر آنے والا، مال سے محروم، وسائل سے محروم، دنیا کی عزتوں سے محروم، ہر طرف سے دھتکارا جانے والا، ذلیل کیا جانے والا اور وہ سلسلہ جس کو دنیا نے اپنے پاؤں کے نیچے مسلنا چاہا، خدا تعالیٰ کے فضل نے اُسے آسمان کی بلندیوں تک پہنچا دیا ہے۔ اور قرآن کریم جو کسی وقت صرف طاق کو سجاوٹ دے رہا تھا اُس نے دلوں میں گھر کر لیا ہے اور پھر ان کے دل سے علم کا بھی اور تقویٰ کا بھی اور دنیا کی ہمدردی اور غمخواری کا بھی ایک چشمہ بہہ نکلا ہے۔ اسی طرح جس طرح ایک موقعہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے بوقت ضرورت پانی کا چشمہ بہہ نکلا تھا۔

دنیا انشاءاللہ یہ نظارے دیکھے گی مگر ہم میں سے ہر شخص کو چاہیئے کہ وہ اپنی بساط کے مطابق اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرتا رہے۔

(الفضل ۳ ر دسمبر ۱۹۶۵ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت کا اسلامی نظام

خلفاء راشدین کے عزل کا خیال سراسر باطل خیال ہے

مادی نظام اور روحانی نظام میں فرق

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد

دنیوی نظام کے حکمران

دنیوی نظام میں اعلیٰ حکمران دو قسم کے ہوتے ہیں (۱) جو جبر و تشدد سے برسر اقتدار آتے ہیں اور اپنی قوت سے لوگوں پر غالب آتے اور حکمران بن جاتے ہیں۔ ایسے حکمران خود بھی سمجھتے ہیں اور لوگ بھی جانتے ہیں کہ جب تک ان کو قوت حاصل رہے گی برسر اقتدار پر قابض رہیں گے اور جونہی ان کی قوت میں اضمحلال پیدا ہوا دوسرے لوگ ان کا مقابلہ کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوں گے اور اگر ممکن ہوا تو ان سے اقتدار اور حکمرانی چھین کر خود حاکم بن بیٹھیں گے۔ ایسے حکمران دوسروں کو معزول کر کے برسر اقتدار آتے ہیں اور اس بات کے سزاوار ہوتے ہیں کہ اگر دوسرے لوگ ان سے زیادہ طاقتور ہوں تو وہ ان کو اقتدار سے محروم کر کے خود حکمران بن جائیں۔ (۲) دوسری قسم کے دنیوی حکمران وہ ہوتے ہیں جو لوگوں کی مرضی اور ان کی آراء سے اقتدار سنبھالتے ہیں۔ گویا لوگ اپنی مرضی سے انہیں منتخب کرتے ہیں۔ ایسے حکمران رائے عامہ کو ہموار کرنے کے لئے کوشش کرتے ہیں لوگوں کو اپنا ہمنوا بناتے ہیں اور ان کی آراء حاصل کر کے برسر اقتدار آجاتے ہیں۔ ایسے اعلیٰ حکمران اسی وقت تک ہی زمام سلطنت پر قابض رہتے ہیں جب تک رائے عامہ ان کے حق میں ہو اور اگر رائے عامہ انکو حکومت سے برطرف کرنا چاہے تو آئین کے مطابق دوسرے انتخاب میں ان کے حق میں ووٹ نہ دے کر انہیں علیحدہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ تبدیلی قانون کی حدود کے اندر رہ کر جمہوری نظام میں ہوتی رہتی ہے۔

یاد رہے کہ دنیوی نظام میں ایک تیسری قسم کے ذیلی حکمران بھی ہوتے ہیں۔ جنہیں صدر سلطنت یا بادشاہ کی طرف سے کسی صوبہ یا علاقہ کا افسر اعلیٰ نامزد کیا جاتا ہے یہ نامزدگی خالص صدر یا حکمران اعلیٰ کی طرف سے ہوتی ہے اس لئے ایسے حکمرانوں کا تقرر صدر کی مرضی سے ہوتا ہے اور اگر وہ مصلحت دیکھے تو خود ان ذیلی حکمرانوں کو برطرف اور معزول کر سکتا ہے بلکہ آئین میں ان ذیلی حکمرانوں کے بارے میں یہ شق موجود ہوتی ہے۔

روحانی نظام میں نبی کا تقرر

روحانی سلطنت کے نظام میں دنیوی مادی نظام سے کچھ اختلاف ہے۔ نبیوں اور خلفاء کے تقرر کی شکل مختلف ہے۔ مگر یہ تقرر بہرحال اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ وہی اس روحانی نظام کو قائم کرنے والا ہے۔ پہلے اس نظام کی صورت کا سمجھنا ضروری ہے۔ بات یہ ہے کہ جب دنیا میں فسق و فجور کی کثرت ہو جاتی ہے اور لوگ اللہ کو بھول کر بت پرستی، مادہ پرستی اور دنیاداری میں منہمک ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی رہنمائی کے لئے اپنے کسی فرستادہ کو مبعوث فرماتا ہے اور کسی رسول اور نبی کو برپا کرتا ہے۔

ظاہر ہے کہ نبی اور رسول کے تقرر میں انسانوں کا کوئی دخل نہیں ہوتا اور نہ ہی ہو سکتا ہے۔ نبی لوگوں کی اصلاح کے لئے بھیجا جاتا ہے ان میں ایمان پیدا کرنے کے لئے مبعوث ہوتا ہے وہ لوگوں کی مرضی پر نہیں چل سکتا بلکہ اس نے لوگوں کو جادہ استقامت پر گامزن کرنا ہوتا ہے۔ اس کے زمانہ کے باطل پرست لوگ اس بات کا کوئی حق نہیں رکھتے اور نہ ہی انہیں یہ عزت دی جا سکتی ہے کہ زمانہ کے نبی کے تقرر میں ان کی رائے کا دخل ہو یا اس کے لئے ان کی رائے لی جائے۔ اس لئے انبیاء کا انتخاب اللہ تعالیٰ نے خود براہ راست کرتا ہے فرمایا۔ اَللّٰہُ یَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ (الحج ع ۱۰) کہ رسولوں کا انتخاب اللہ تعالیٰ خود ہی فرماتا ہے۔ انسانوں کا اس میں کوئی دخل نہیں ہوتا۔ پھر فرمایا۔ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِہٖ مَنْ یَّشَآءُ (آل عمران ع ۱۸) کہ رسولوں کا انتخاب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جسے چاہتا ہے اسے اپنا برگزیدہ رسول مقرر فرماتا ہے۔ عام لوگ نبیوں کی مخالفت کرتے ہیں۔ بلکہ ان میں سے کسی نبی کو بھی تاریکی کے فرزندوں نے اس قابل نہیں سمجھا کہ اسے بطور نبی مبعوث کیا جاتا۔ انسانوں کی اکثریت نے شروع میں ہر نبی کو نااہل قرار دیا۔ اس کے انتخاب کو غلط اور نادرست ٹھہرایا۔ اسے ہر قسم کے اعتراضات کا نشانہ بنایا۔ ظاہر ہے کہ اگر نبی یا رسول کے انتخاب میں انسانی آراء کا دخل ہوتا تو کوئی شخص بھی اس مقام پر فائز نہ کیا جا سکتا۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ نبی کا انتخاب خود براہ راست اپنی وحی اور الہام سے فرماتا ہے۔

نبی کی جماعت

دعویٰ نبوت کے بعد شروع میں تو ہر نبی کا انکار ہوتا ہے اور اس پر استہزاء کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یٰحَسْرَۃً عَلَی الْعِبَادِ مَا یَاْتِیْھِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا کَانُوْا بِہٖ یَسْتَھْزِءُوْنَ (یٰسٓ ع ۲) افسوس بندوں پر کہ ان کے پاس جو رسول بھی آتا ہے یہ اس سے ٹھٹھا کرتے ہیں)۔ عام لوگوں کے ابتدائی تمسخر و استہزاء کے باوجود کچھ متواضع اور سعادت مند انسان نبی کو شناخت کرنے اور اس پر ایمان لانے کی توفیق پاتے ہیں۔ دن بدن ان کی تعداد بڑھتی جاتی ہے اور وہ ایک جماعت بن جاتے ہیں یہ اولین مسلمان آفات کی بھٹی میں سے گزر کر کندن بن جاتے ہیں نبی کی آغوش میں خاص تربیت پا کر خالص روحانی انسان بن جاتے ہیں۔ ان کا اپنے رب سے والہانہ تعلق قائم ہو جاتا ہے۔

نبی آخر انسان ہے وہ ایک عرصہ تک مخالفین کا مقابلہ کرنے اور اپنے متبعین کی روحانی تربیت کرنے کے بعد اس جہان سے رحلت کر جاتا ہے۔ مخالف اس سانحہ کے بارے میں پہلے سے تصور نہیں رکھتے۔ دشمن اسی گھڑی کے انتظار میں ہوتے ہیں۔ ان کا خیال ہوتا ہے کہ نبی کی زندگی میں تو یہ سلسلہ چل نکلا ہے اور ایک جماعت اس کے ارد گرد جمع ہو گئی ہے لیکن اس کی وفات پر یہ جماعت منتشر ہو جائے گی اور اس جماعت کا شیرازہ بکھر جائے گا۔ دشمن سمجھتے ہیں کہ اس وقت ہم اس جماعت کو نابود کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

خلیفہ کی ضرورت

ان حالات میں نبی کی وفات کا حادثہ ہوتا ہے۔ مومنوں کی جماعت یتیم ہو کر رہ جاتی ہے۔ مگر چونکہ یہ باغ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا ہوتا ہے اس لئے اس کے نیست و نابود ہونے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ ہاں اس باغ کی نگرانی، اسے دشمنوں سے بچانے اور اس کے ننھے پودوں کی غور و پرداخت کے لئے نئے باغبان کے تقرر کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ یہی باغبان نبی کی وفات کے بعد اس کی جماعت کا خلیفہ ہوتا ہے۔

نبی کا رشتہ اپنے بیعت کرنے والوں سے ایک روحانی رشتہ ہوتا ہے وہ اس کی روحانیت سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہوتا ہے کہ خلیفہ ایک روحانی انسان ہو اور نبی کی وفات کے بعد وہ جماعت کے افراد کے لئے مرکز روحانیت بن سکے۔

نبی اپنے اتباع کے لئے بلحاظ شفقت باپ کی حیثیت رکھتا ہے ضروری ہے کہ اس کی وفات کے بعد ہونے والا خلیفہ نبی کی شفقت و رأفت کا رنگ رکھتا ہو اور مومنوں کی تشنگی بجھانے والا ہو۔

نبی اپنی جماعت کا مطاع ہوتا ہے اور ان کے تنازعات کے فیصلے فرماتا ہے۔ ان کی روحانیت کی ترقی کے لئے انہیں قربانیوں کی تحریک کرتا اور الٰہی اوامر کی ان سے تعمیل کراتا ہے۔ ضروری ہے کہ نبی کی وفات کے بعد اس کا خلیفہ اسی طرح مطاع ہو اور یہی طریق اختیار کرے کہ وہ احکام جاری کرے اور جماعت کے لوگ اس کی اطاعت کریں۔

خلافت نبوت کا تکملہ ہے

ہمارے مندرجہ بالا بیان سے خلافت کی ضرورت کا اجمالی نقشہ سامنے آجاتا ہے اس کے پیش نظر کوئی عقلمند انسان نبی کے بعد خلافت کی ضرورت سے انکار نہیں کر سکتا اور واقعہ بھی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کے بعد سلسلہ خلافت کو جاری فرمایا تاریخی طور پر کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کوئی نبی مبعوث ہوا ہو اور اس کے بعد خلفاء کا سلسلہ قائم نہ ہوا ہو۔ خلافت نبوت کا تتمہ ہے اور خلفاء کے ذریعہ سے نبی کے کام کی حفاظت اور تکمیل ہوتی ہے۔ روحانی خلافت کی ضرورت اور اس کے اغراض و

134
Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقاصد پر غور کرنے سے ظاہر ہے کہ خلافت کا قیام اللہ تعالیٰ کے خاص منشاء کے ماتحت روحانی مقاصد کی تکمیل کے لئے ہوتا ہے اور خلفاء کا تقرر اللہ تعالیٰ کی خاص روحانی تقدیر ہوتی ہے۔

نبی کی تربیت میں تیار ہونیوالی مومنوں کی جماعت پر جب یہ وقت آتا ہے کہ نبی رحلت فرما جاتا ہے اور بظاہر یہ جماعت یتیم و بے کس ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کے سہارے کے لئے اور نبی کے مقاصد کی تکمیل کے لئے خلیفہ کو مقرر فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ تقرر ظاہری طور پر بالواسطہ ہوتا ہے۔ نبی کے ذریعہ سے اس کی جماعت کے افراد کو سالہا سال تک یہ سبق دیا جاتا رہا تھا۔ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا کہ تم امانت ان کے اہل یا حقدار کے سپرد کرو یا ایسے لوگوں کو انتخاب کرو جو اس کام کے اہل ہوں اس سبق کا عملی امتحان نبی کی وفات پر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مومنوں کی عزت افزائی کے طور پر انتخاب خلیفہ کا انہیں موقع دیتا ہے۔

انتخاب خلافت میں مومنوں کی حیثیت

اللہ تعالیٰ نبی کی وفات کے بعد مومنوں کو معماروں کی حیثیت میں جماعتی نظام کے محل کی تعمیر کا ارشاد فرماتا ہے۔ وہ نہایت نیک نیتی اور پورے خلوص سے اس قصر روحانی کی تعمیر کرتے ہیں۔ خلیفہ کا تقرر محل کی تعمیر ہے۔ جس میں مومنوں کا مقام معماروں کا مقام ہے وہ روحانی نظام یعنی خلافت کا انتظام اس لئے قائم کیا جاتا ہے کہ وہ ایک طرف تو مومنوں کی شیرازہ بندی کرے ان میں احکام شریعت کا نفاذ کرے اور دوسری طرف اسلام کے دفاع اور اس کی اشاعت کا اہتمام کرے۔ منافقین اور کفار کی سازشوں کو ناکام بنائے۔ جو فرائض خلیفہ کے سپرد ہوتے ہیں اور جس غرض اور جن اغراض و مقاصد کے لئے اس کا قیام ہوتا ہے ان کا تقاضا ہے کہ وہ شریعت کے دئیے ہوئے پورے اختیارات کے ساتھ زندگی بھر ان مقاصد کی تکمیل کرتا رہے ظاہر ہے کہ ان مقاصد کی تکمیل میں خلیفہ کو بعض افراد کے غلط کار ہونے کے باعث ان کے خلاف فیصلے کرنے پڑیں گے اور شریعت کی حدود کو نافذ کرنے پر بعض گروہ لوگ اس سے ناراض بھی ہوں گے اس لئے عقلاً بھی یہ سوال پیدا نہیں ہوتا کہ لوگ خلیفہ کے عزل کا سوال اٹھا سکیں ورنہ خلافت کے قیام کا مقصد ہی فوت ہو جائیگا۔ مومنوں کی طرف سے ان کے انتخاب کی حیثیت محض ایک مشورہ کی حیثیت ہوتی ہے اصل تقرر تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ اول تو مومنوں کے دلوں پر اسی کی طرف سے القاء ہوتا ہے۔ دوم اس مشورہ اور انتخاب کو نواز کر جب اللہ تعالیٰ اپنی خاص تائیدات فرماتا ہے خلیفہ کے ذریعہ سے دین کو تمکنت بخشتا ہے اور مومنوں کے خوف کو امن سے بدل دیتا ہے تو وہ گویا اللہ تعالیٰ ہی کا تقرر قرار پاتا ہے۔

عزل خلفاء کا سوال پیدا نہیں ہوتا

اب جب خلیفہ کا وجود اللہ تعالیٰ کی روحانی محل قرار پاتا ہے جب اسے اللہ تعالیٰ زمین پر اپنے نمائندے کے طور پر مقرر کر دیتا ہے۔ اس کی تائید و نصرت کا ذمہ دار ہو جاتا ہے تو یہ کتنا غلط نہ بلکہ احمقانہ خیال ہے کہ چونکہ معماروں نے اس شاہی محل کی تعمیر میں حصہ لیا تھا۔ اس لئے انہیں حق ہے کہ اس قصر شاہی کو مسمار کر دیں یا چونکہ صالح لوگوں نے خلیفہ کے انتخاب میں گو نہ مشورہ دیا تھا۔ اس لئے کچھ شر پسند لوگوں کو اختیار ہے کہ وہ خلیفہ کو معزول کر سکیں خلیفہ کے مقام اور اس کی ضرورت اور مقاصد قیام پر سرسری نظر کرنے سے ہی اس باطل خیال کا بطلان عیاں ہو جاتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے خلیفہ کا تقرر ہو جاتا ہے تو لوگ ہزار کہتے رہیں کہ یہ تو خلافت کا اہل نہیں نَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ ہم اس سے بہتر طور پر اقتدار کے حقدار ہیں۔ لوگ ہزار شور مچاتے رہیں کہ اس خلیفہ کو معزول کر دیا جائے ان کی بات ہرگز قابل اعتنا نہیں ہوتی۔

اللہ تعالیٰ نے انتخاب خلیفہ کو بالواسطہ رکھ کر مومنوں کی عزت افزائی فرمائی ہے اور یہ ظاہر فرمایا ہے کہ نبی کی پاکیزہ تربیت کا یہ ثمرہ طیبہ ہیں اب یہ اللہ تعالیٰ کی منشاء اور اس کی مرضی کو ظاہر کرنے کا ذریعہ ہیں۔ کیا کوئی عقلمند کہہ سکتا ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے صالحین کی جماعت کو خلیفہ کے تقرر کے لئے مامور فرمایا ہے اس لئے کچھ منافق اور بدعمل نام نہاد مسلمانوں کا یہ حق ہے کہ خلیفہ برحق کو معزول کرنے کا نعرہ بلند کریں اور اس کے لئے تحریک چلائیں غور کرنیوالا اور خدا ترسی سے کام لینے والا کوئی شخص یہ نظریہ اختیار نہیں کر سکتا۔

قرآن مجید اور احادیث میں اس خیال باطل کے لئے کوئی بنیاد موجود نہیں قرآن مجید نے اطاعت اولوالامر کو واجب قرار دیا ہے اور حدیث نبوی میں خلفاء سے دلی محبت رکھنے اور ان کے احکام کی خوش دلی سے اطاعت کرنے کا حکم دیا گیا ہے پس روحانی خلفاء کے بارے میں اسلام کی یہی تعلیم ہے کہ ان کا تقرر در حقیقت خدائی تقرر ہے۔ اللہ تعالیٰ سورہ نور میں فرماتا ہے لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ کہ مومنوں کے لئے خلفاء میں بناتا ہوں۔ ایسے خلفاء کے عزل کا خیال بھی منافقانہ خیال ہے۔ مذہبی تاریخ میں ایک مثال بھی موجود نہیں کہ خلفاء راشدین کے عزل کے بارے میں صلحاء امت نے کبھی سوال اٹھایا ہو یہ فتنہ محض منافقوں کے ایک گروہ کی طرف سے دور اول میں اٹھایا گیا تھا۔

حضرت ابوبکرؓ کی انتخاب مومنوں کے مشورہ سے ہوا۔ مگر مسلمانوں نے اور خود حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے خدائی انتخاب قرار دیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا۔ قَدِ اسْتَخْلَفَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ خَلِيْفَةً لِيَجْمَعَ بِهٖ اُلْفَتَكُمْ وَيُقِيْمَ بِهٖ كَلِمَتَكُمْ (دائرۃ المعارف مطبوعہ مصر جلد ۳ ص ۷۵۸) کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر خلیفہ مقرر کیا ہے تا باہمی محبت قائم رہے اور اسلام کا نام بلند ہوتا رہے۔

اسلام کے دور اول میں صرف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف یہ فتنہ اٹھا تھا کہ وہ معزول ہو جائیں مگر ان کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سے فرما دیا تھا کہ اے عثمان اِنَّ اللّٰهَ يُقَمِّصُكَ قَمِيْصًا فَاِنْ اَرَادَكَ الْمُنَافِقُوْنَ عَلٰى خَلْعِهٖ فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ۔ کہ اللہ تعالیٰ تجھے ردائے خلافت پہنائے گا۔ اگر منافقین کا گروہ اس کرتہ کو تجھ سے اتارنا چاہیں اور تجھے معزول کرنا چاہیں تو تو ان کی بات ہرگز نہ ماننا۔

اسی ارشاد نبوی کا نتیجہ تھا کہ حضرت ذوالنورین عثمانؓ نے اپنی جان قربان کر دی مگر فتنہ پردازوں کی اس سازش کو کامیاب نہ ہونے دیا کہ خلیفہ کو معزول کیا جا سکتا ہے اس سازش میں سوائے شر پسند عناصر کے کسی نے حصہ نہ لیا بیرونی شر پسند لشکریوں نے مدینہ منورہ کو فساد کی جگہ بنا لیا اور وقتی طور پر وہ خلیفہ راشد کو شہید کرنے میں کامیاب ہو گئے مگر وہ اپنے اصل مقصد میں ناکام رہے اور اسلام میں نظام خلافت جاری رہا اور اس کی عظمت باقی رہی گویا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے خون سے اس مسئلہ کو ابدیت پر واضح فرما دیا کہ خلفاء راشدین شہید تو ہو سکتے ہیں مگر معزول نہیں ہو سکتے۔

جماعت احمدیہ کا عقیدہ

ایک لمبے عرصہ کے بعد اسلام کے دور آخر میں جماعت احمدیہ میں اللہ تعالیٰ نے خود اپنے خاص فضل سے پھر خلافت راشدہ کے نہج پر خلافت کا سلسلہ جاری فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں اپنے بعد خلیفہ مقرر نہ کیا؟ اس میں بھی یہی بھید تھا کہ آپ کو خوب معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ خود ایک خلیفہ مقرر فرما دے گا کیونکہ یہ خدا کا کام ہے اور خدا کے انتخاب میں نقص نہیں۔"

(الحکم ۱۴ اپریل ۱۹۰۸ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ پہلے خلیفہ مقرر ہوئے آپ نے بھی اپنی زندگی میں عزل خلفاء کے ناپاک خیال کی بار بار تردید فرمائی۔ دو واضح ترین ارشادات درج ذیل ہیں۔

(۱) "تم نے میرے ہاتھوں پر اقرار کئے ہیں تم خلافت کا نام نہ لو۔ مجھے خدا نے خلیفہ بنا دیا ہے اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کرے۔" (اخبار بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء و تقریر احمدیہ بلڈنگس)

(۲) "مجھے اگر خلیفہ بنایا ہے تو خدا نے بنایا ہے اور اپنے مصالح سے بنایا ہے۔ خدا کے بنائے ہوئے خلیفہ کو کوئی طاقت معزول نہیں کر سکتی۔ ۔۔۔۔ خدا تعالیٰ نے مجھے معزول کرنا ہو گا تو وہ مجھے موت دے دیگا۔ تم اس معاملہ کو خدا کے حوالہ کرو تم معزولی کی طاقت نہیں رکھتے۔"

(اخبار الحکم ۲۱ جنوری ۱۹۱۴ء)

چونکہ احمدی خلافت کی حقیقت کو جانتے ہیں از روئے اسلام اسکی اہمیت اور اسکے مقاصد سے آگاہ ہیں پھر اسلام کے دور اول کی خلافت راشدہ کے حالات ان کے سامنے ہیں اور دور ثانی کے خلفاء کی تاریخ اور ان کے واضح ارشادات کو بھی وہ جانتے ہیں اسلئے جماعت احمدیہ کا امت کے سلف صالحین کی طرح یہی عقیدہ ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور جسے خدا خلیفہ بنائے اسے کوئی معزول نہیں کر سکتا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا حامل اور اسکے وعدوں کا وارث ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ سے دین کو تمکنت بخشتا ہے جو نظام خلافت کا بنیادی مقصد ہے۔ پس عزل خلفاء کا خیال سراسر غیر اسلامی اور غیر معقول خیال ہے۔

وآخر دعوانا ان
الحمد للہ رب
العالمین۔

خلافتِ احمدیہ اور ہماری ذمہ داریاں

محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب فاضل سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ

بعد از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد خلافت احمدیہ کا آغاز ہوا جماعت احمدیہ کے جملہ معتبرین اور اس وقت کے جملہ اکابر اصحاب نے خلافت احمدیہ کے قیام کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصایا مندرجہ رسالہ الوصیت کو بطور بنیاد قرار دیا چنانچہ خواجہ کمال الدین صاحب سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ نے انجمن کے سارے کے سارے ممبروں کی طرف سے جماعت کی اطلاع کے لئے حسب ذیل بیان جاری کیا۔

"حضور علیہ السلام کا جنازہ قادیان میں پڑھا جانے سے پہلے آپ کے وصایا مندرجہ رسالہ الوصیت کے مطابق حسب مشورہ معتمدین صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان و اقرباء حضرت مسیح موعود علیہ السلام بہ اجازت حضرت ام المومنین کل قوم نے جو قادیان میں موجود تھی جس کی تعداد اس وقت بارہ سو تھی حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب حکیم نور الدین صاحب سلمہ کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔" (بدر ۲ جون ۱۹۰۸ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ وصایا جن کی بنیاد پر خلافت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا اور جن کی طرف مندرجہ رسالہ "الوصیت" کہکر اشارہ کیا گیا ہے حسب ذیل تھیں۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی ہے غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔" (الوصیت)

قدرت ثانیہ کی تعبیر و توضیح کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اس رسالہ میں لکھا کہ اللہ تعالیٰ نبیوں کو "ایسے وقت میں وفات دیکر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن و تشنیع کا موقع دیدیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے . . . . . اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین مرتد ہو گئے اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا۔ اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے قدم جما دیں گے۔" (الوصیت)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ وہ وصایا ہیں جو خلافت احمدیہ کے قیام کے لئے بنیاد اور نص صریح کا حکم رکھتی ہیں حضور علیہ السلام کے ان وصایا سے مندرجہ ذیل نتائج روز روشن کی طرح ثابت ہیں۔

اوّل۔ قدرت ثانیہ سے مراد خلفاء ہیں کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ "تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا" حضرت ابوبکرؓ کی مثال دیکر حضور نے واضح فرما دیا کہ قدرت ثانیہ سے مراد خلافت ہے

دوم:۔ آیت استخلاف میں جس خلافت کا وعدہ دیا گیا اور جس کے مطابق خلافت کا سلسلہ شروع ہوا اس کا مصداق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء بھی ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء بھی۔

سوم:۔ قدرت ثانیہ کا ظہور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد ہوگا یعنی آپ کے جانے کے بعد دوسری قدرت آئے گی۔ آپ فرماتے ہیں۔ "اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں۔"

ان وصایا کے مذکورہ بالا نتائج کے پیش نظر خلافت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا۔ اور حضرت خلیفہ اوّلؓ کا انتخاب ہوا۔ اور پھر حضرت خلیفہ ثانیؓ کا اور اب حضرت خلیفہ ثالث ایدہ اللہ کا انتخاب عمل میں آیا۔ اور وعدہ الٰہی کے مطابق ان خلفاء کو تمکنت حاصل ہوئی اور بفضل خدا ہو رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصایا مندرجہ رسالہ الوصیت میں یہ بات بھی واضح طور پر ثابت ہوتی ہے کہ خلافت کا سلسلہ آپ کی وفات کے بعد دائمی ہے اور قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اس میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ جماعت کا معیار ایمان معقول حد تک بفضل خدا قائم رہے گا۔

ظاہر ہے کہ جو نظام قدرت ثانیہ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور جس کے قیام کی غرض ان تمام مقاصد کی تکمیل ہے جو قدرت اولیٰ کے مصداق کے وصال کی وجہ سے نا تمام رہ گئے ہوں۔ اپنی اہمیت اور عظمت کے باعث کوئی معمولی نظام نہیں ہو سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو نظام خلافت کو نظام رسالت کا ظل قرار دیا ہے اور لکھا ہے:۔

"خلیفہ در اصل رسول کا ظل ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں۔ لہذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے۔" (شہادۃ القرآن)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد سے خلافت کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے اور وہ برکات جو رسولوں سے وابستہ ہیں ان کو قیامت تک جاری رکھنے کے لئے خلافت کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔ اگر خلافت کے سلسلہ کو جاری نہ کیا جاتا تو دنیا برکات رسالت سے محروم ہو جاتی اور دنیا ایک مردار کی حیثیت میں ہوتی۔ خلافت کی اس عظیم اہمیت اور ضرورت کے باعث ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کے لئے یہ ضروری قرار دیا کہ وہ اس کی پوری قدر کریں اور قرآن نے یہ ذمہ داری ڈالی کہ خلافت کے نظام سے وابستگی اور فدائیت کا تعلق رکھیں۔ اور دلی خلوص و محبت کے جذبہ سے اس کی فرمانبرداری کریں۔ خدا تعالیٰ نے آیت استخلاف کے آخر میں یہ فرمایا کہ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ۔ (سورہ نور) کہ جو خلافت کی ناقدری کرے گا اور اطاعت و فرمانبرداری کا جوا اپنی گردن میں نہیں ڈالیگا تو وہ فاسق ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ان سے مخالفت کرنے والے فاسق ہیں۔ اگر مخالفت پہ ہی مریں۔" (شہادۃ القرآن)

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعدد ارشادات سے بھی ثابت ہے کہ آپ خلفاء کی فرمانبرداری اور ان سے دلی عقیدت کے تعلق اور ان کے طریق کار کو مضبوطی سے اختیار کرنے کی بہت تاکید فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد "عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ" (مشکوٰۃ) کہ اے مسلمانو! تم پر فرض ہے کہ میری سنت کی پیروی کرو۔ اور تم پر فرض ہے کہ میرے خلفاء کی سنت کی بھی پیروی کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خلفاء کی سنت ان کے طریق کار۔ ان کے احکام کی پابندی کو لازم قرار دینا اسی وجہ سے ہے کہ وحدت مسلمہ میں انتشار نہ پیدا ہو۔ اور وحدت فکری۔ وحدت عملی اور وحدت قومی ہر حال میں قائم رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس قدر اپنے طریق کار اور احکام کی پابندی کو لازم قرار دیا یہی اہمیت کے ساتھ خلفاء کے طریق اور احکام کی پابندی کو لازم قرار دیا تا قوم کا شیرازہ نہ بکھرے۔ اس وقت سارا عالم اسلام جن مصائب کا شکار ہے اس کا اصل باعث یہی انتشار ہے۔ دور اوّل میں خلافت راشدہ کے دور کا آخری حصہ میں جب اخلاص اور فدائیت اور فرمانبرداری کے جذبہ میں کمی آ گئی اور انتشار نے راہ پکڑ لی تو جن مصائب و آلام کا سامنا مسلمانوں کو کرنا پڑا۔ اور جن بد نتائج کا وہ شکار ہوئے یہ ساری کی داستان تاریخ اسلام کا ایک الم انگیز باب ہے۔ اس وقت بڑے صحابہ نے تو ان خطرات کو محسوس کر لیا تھا اور اس کمزوری کی نشاندہی کرتے ہوئے امت مسلمہ کو ان کی ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی تھی مگر نو واردین کی کثرت۔ تربیت کی کمی اور بزرگ صحابہ اور مخلصین کی تعداد کی کمی کے باعث بالآخر ایسی مصیبت آئی کہ جس کا بیان بھی تکلیف دہ ہے۔ حضرت عبد اللہ بن سلامؓ یہود سے اسلام میں داخل ہوئے۔ بڑے عالم جلیل القدر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے

135

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہجرت کے بعد جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو پورے غور اور مشاہدہ کے بعد اسلام قبول کیا۔ انہی کی شان میں قرآن کریم کی بعض آیات کا نزول ہوا۔ حضرت عثمانؓ کے خلاف جب فتنہ پردازوں نے فتنہ کو ہوا دی اور اپنی فتنہ پردازی میں اس حد تک بڑھ گئے کہ آپ کا محاصرہ کر کے آپ کے قتل کے لئے آمادہ ہو گئے۔ تو دیگر بزرگ صحابہ کی طرح حضرت عبد اللہؓ بن سلام فوراً حفاظت اور امداد کے لئے حضرت خلیفۂ وقت کے پاس پہنچ گئے اور اپنی خدمات پیش کیں۔ حضرت عثمانؓ نے ان سے فرمایا۔ مکان کے اندر آپ کا رہنا ٹھیک نہیں باہر جا کر ان لوگوں کو سمجھائیں چنانچہ حضرت عبد اللہؓ بن سلام مکان کے باہر آ کر فتنہ پردازوں سے مخاطب ہوئے اور ان کو سمجھانے کی غرض سے کہا کہ دیکھو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میرا نام عبد اللہ رکھا۔ میرے متعلق قرآن مجید میں کئی آیتیں نازل ہوئیں چنانچہ شَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ اور قُلْ كَفَىٰ بِاللّٰهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ میری ہی شان میں اتری ہیں۔ دیکھو خدا کی تلوار اب تک نیام میں ہے اور فرشتوں نے تمہارے شہر دار الہجرۃ جو کہ مدینۃ الرسول ہے کو اپنا مسکن بنا رکھا ہے۔ پس تم خدا سے ڈرو اور حضرت عثمان کے خلاف فتنہ پردازی کے منصوبوں سے باز آ جاؤ۔ خدا کی قسم اگر تم حضرت عثمان کے قتل پر کمربستہ ہوئے تو تمہارے ہمسائے فرشتے مدینہ چھوڑ دیں گے اور خدا کی وہ تلوار جو اب تک نیام میں بند ہے پھر قیامت تک نیام میں واپس نہ جائے گی۔ لیکن مفسدوں پر اس تقریر کا اثر نہ ہوا۔ بلکہ ان کی شقاوت اور زیادہ ترقی کر گئی اور کہنے لگے کہ اس یہودی اور عثمان دونوں کو قتل کر دو۔" (صحیح ترمذی)

عالم اسلام نے کیا ساری دنیا نے مشاہدہ کیا کہ بالآخر خدا کے برگزیدہ رسول سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابی حضرت عبد اللہؓ بن سلام کی بات پوری ہوئی۔ فرشتوں نے اپنا نشیمن ترک کیا خدا کی تلوار جو نیام میں بند تھی نیام سے باہر آ گئی اور ایک عالم اس کی زد میں آ گیا۔ اور امت مسلمہ کو بڑی بھاری مصیبت کا سامنا کرنا پڑا کیوں؟ اس لئے کہ خدا اور رسول کی ہدایت کو نظر انداز کیا گیا۔ امت مسلمہ پر یہ ذمہ داری ڈالی گئی تھی کہ خلفاء کے ساتھ دلی عقیدت کا معاملہ رکھنا ان کی فرمانبرداری کرنا ان کی اطاعت سے کسی وقت بھی منہ نہ پھیرنا۔ ان کے احکام کو رسول اور خدا کے احکام سمجھنا۔ ان کی ہدایت کو خدا کی ہدایت اور رسول کی ہدایت قرار دینا اور اپنے پر ان کی پابندی کو فرض سمجھنا۔ اپنی مرضی کو ان کی مرضی اور اپنی منشاء کو ان کی منشاء کے تابع کر لینا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ خلفاء کی سنت کو مضبوطی سے پکڑ لینا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ اور جس طرح کسی چیز کو دانتوں سے پکڑ لیا جاتا ہے۔ اسی طرح اس سنت سے چمٹے رہنا اور کبھی اس راستہ کو نہ چھوڑنا جو میرا اور میرے خلفاء راشدین کا ہوگا۔ لیکن امت مسلمہ نے اس ذمہ داری کو پورا نہ کیا

پس سب سے بڑی اور اہم ذمہ داری جو ہم پر عائد ہوتی ہے اور دور فتنات اور حادثات از منہ سابقہ جس ذمہ داری کو زبردست اہمیت کا حامل قرار دیتے ہیں وہ یہی ہے کہ خلافت کے ساتھ پوری عقیدت اور دلی وابستگی کے ساتھ پوری پوری فرمانبرداری کا مظاہرہ کیا جائے اور ان کی ہر قسم کی ہدایت کی مخلصانہ جذبہ کے ساتھ پابندی کی جائے۔ یہی ایمان اور عمل صالح ہے۔ ایمان ہے خدا کی بات کو ماننا اور عمل صالح ہے خدا کی بات کے مطابق موقع و محل کی رعایت سے عمل کرنا اگر ہم ایمان اور عمل صالح کے اس اعلیٰ معیار کو قائم رکھیں بلکہ اس کو بڑھاتے چلے جائیں تو خدا تعالیٰ کا یہی وعدہ ہے کہ خلافت کی عظیم نعمت کو قائم رکھا جائے گا۔ اور اس کے دور کو ممتد کیا جائے گا اور اگر انتشار اور افتراق اور نکتہ چینیوں اور بدظنیوں کی روش پر گامزن ہوئے تو اس کا نتیجہ صرف ہماری تباہی کی صورت میں ہی نہیں ظاہر ہوگا بلکہ اسلام کے لئے ایک بہت بڑی مصیبت کا دن ہوگا۔ دور اول کے حالات ہمارے لئے عبرت کا باعث ہونے چاہئیں خدا کا رسول فرماتا ہے المؤمن لا یلدغ من جحر واحد مرتین۔ مومن ایک سوراخ سے دو دفعہ نہیں ڈسا جاتا ایک دفعہ عالم اسلام اور امت مسلمہ اپنی ان اہم ذمہ داریوں سے غفلت برت کر اس کا خمیازہ بھگت چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس آفت سے محفوظ رکھے۔ اور اس ذمہ داری کو صحیح رنگ میں سمجھنے اور پورا کرنے کی توفیق بخشے کہ ہم سب خلافت کے دامن کو مضبوطی سے خدا اور اس کے رسول اور اس کے مسیح کے حکم کی تعمیل میں پکڑے رکھیں اور نظام خلافت کی حفاظت اور استحکام کے لئے کوشاں رہیں۔ اس وقت تک بفضل خدا جماعت نے اس ذمہ داری کو جس احسن رنگ میں پورا کیا ہے اس کے شاندار نتائج ہمارے سامنے ہیں۔ جماعت کی ترقی اخلاص اور روحانیت میں ترقی اسلام کی ترقی کے لئے جد و جہد اور عظیم قربانیوں کی توفیق محض اور محض خلافت سے وابستگی اور دلی احترام کے جذبہ کے باعث ہی ہے الحمد للہ کہ جماعت اس ایمان پر خلافت احمدیہ کے آغاز سے قائم ہے اور ان شاء اللہ قائم رہے گی وہ اس ذمہ داری کو خوب سمجھتی اور اسے پورا کرنے کے لئے ہر وقت کوشاں ہے یہی خدا اور رسول کا حکم تھا اور خدا کے فرستادہ مسیح موعود کی رہنمائی۔ مندرجہ الوصیت کا یہی مفاد تھا چنانچہ مولوی محمد علی صاحب مرحوم نے اگرچہ ۱۹۱۴ء میں تو خلافت کا انکار کیا اور خلیفۂ وقت کے ساتھ مخلصانہ جذبات محبت و اطاعت کو پیر پرستی کہا لیکن انتہائی تلخ تجربوں کے بعد ۱۹۳۷ء میں اس حقیقت کو تسلیم کر لیا جس کی تلقین مبائعین شروع سے ہی کر رہے تھے۔ اور بالآخر آپ یہ اعلان کرنے پر مجبور ہوئے

"کوئی جہاد نظام کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ یہ بات ہی ناممکن ہے۔ اس لئے ہمارا سب سے پہلا فرض ہے کہ نظام قائم کریں اور یہ وہی اصول ہے جس پر نبی کریم صلعم نے نظام قائم کیا۔ پس کہتا ہوں کہ نظام کی بنیاد ایک ہی بات پر ہے کہ اسمعوا و اطیعوا سنو اور اطاعت کرو۔ جب تک یہ پیدا نہ ہو جائے جب تک تمام افراد ایک آواز پر حرکت میں آ جائیں جب تک تمام اطاعت کی ایک سطح پر نہ آ جائیں ترقی محال ہے" (اخبار پیغام صلح ۲۷ فروری ۱۹۳۷ء)

خلیفہ — خدا بناتا ہے!

وہی جو خاک کے سینے سے پھول اُگاتا ہے
جو پتھروں سے بھی چشمے بہا کے لاتا ہے
نہاں جو رکھتا ہے موتی۔ صدف کے سینے میں
جو بحر و بر سے گھٹائیں نئی اُٹھاتا ہے
جو کوہ و وادی و صحرا کے ذرّے ذرّے میں
سحر کی پہلی کرن بن کے جگمگاتا ہے
وہ خود ہے محورِ عالم۔ اور ایک عالم کو
وہ ایک مرکز و محور پہ لے کے آتا ہے
جلا کے وحدتِ روحانیت کا ایک چراغ
وہ اِس چراغ کی لَو۔ اور بھی بڑھاتا ہے
نثار ہونے کو آتے ہیں اُس پہ پروانے
وہ جب دلوں پہ وفا کے دیئے جلاتا ہے
ہزار بھڑکے جہاں میں شرارِ بُولہبی
چراغِ مصطفوی — اور جگمگاتا ہے
یہی خدا کی مشیّت کا ہے عمل۔ اے دوست،
یہ اِس لئے کہ خلیفہ — خدا بناتا ہے

(عبد السلام اختر ایم اے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظامِ خلافت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے حسین جلوے

اندرونی اور بیرونی فتنوں اور مخالفتوں کے درمیان خدائی قافلہ آگے ہی آگے بڑھتا چلا گیا

شیخ خورشید احمد

آیت استخلاف میں اللہ تعالیٰ کا وعدہ

اللہ تعالیٰ سورہ نور کی آیت استخلاف میں فرماتا ہے

ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا

یعنی اللہ تعالیٰ ان جماعتوں اور تحریکوں کو جنہیں خلفائے برحق کی قیادت اور راہنمائی حاصل ہوگی مضبوطی کے ساتھ دنیا میں قائم کر دے گا اور جب بھی ان کے لئے خوف کے حالات پیدا ہوں گے انہیں امن و سکینت کے رنگ میں بدل دے گا۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ حتمی وعدہ فرمایا ہے کہ جو تحریکیں اور جماعتیں بھی خلفائے برحق کی زیر قیادت قائم ہوں گی خدا تعالیٰ کا سایہ ان کے سر پر ہوگا۔ وہ ترقی پر ترقی کرتی چلی جائیں گی اور ہزاروں روکوں اور مشکلات کے باوجود کوئی نہیں جو ان کی راہ میں حائل ہو سکے۔ ان کے لئے وقتاً فوقتاً خوف کے اور خطرات کے سامان تو ضرور پیدا ہوں گے مگر اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان حالات کو امن و سکینت میں بدلتا رہے گا۔ یہ ایک عظیم الشان وعدہ الٰہی ہے جو پہلے بھی پورا ہوتا رہا ہے اور آج بھی پورا ہو رہا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک اس کے پورا ہونے کا شاہد ہے۔

مقام غور و فکر

ہماری آنکھوں کے سامنے کئی تحریکیں اٹھیں ایک محدود وقت تک وہ بڑھیں پھلیں اور پھولیں کیونکہ انہیں تمام ذرائع اور اسباب حاصل تھے جو بظاہر ترقی کے لئے ضروری ہیں لیکن پھر جلد ہی ہم نے دیکھا کہ یک دم ان کا زوال شروع ہو گیا حتی کہ دیکھتے ہی دیکھتے وہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئیں اور آج وہ ماضی کی تاریخ کا ایک حصہ بن چکی ہیں اور زبان حال یہ کہہ رہی ہیں کہ ؎

دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو

اس کے بالمقابل اسی زمانہ میں اور اسی دور میں قادیان کے ایک گمنام اور دور افتادہ گاؤں سے ایک آسمانی اور روحانی تحریک اٹھی۔ دنیا اس کی مخالفت پر کمربستہ ہو گئی وہ ان تمام ذرائع سے محروم تھی جو بظاہر کامیابی کی منزل تک پہنچنے کے لئے ضروری ہیں اور وہ تمام طاقتیں اس کے خلاف جمع ہو چکی تھیں جو عقلاً کسی تحریک کو مٹانے کے کافی ہو سکتی ہیں۔

ہاں ہمہ چشم فلک نے یہ حیرت انگیز نظارہ دیکھا کہ وہ تحریک — ہاں وہ مقدس آسمانی تحریک جو اس زمانہ میں غلبۂ اسلام کے لئے اور حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کو بلند کرنے کی خاطر قائم کی گئی خلافت حقہ کی بابرکت قیادت میں ترقی کرتی چلی گئی۔ وہ ظلم و ستم کی برستی آگ۔ کفر کے فتووں کی پرشور آندھیوں اور مخالفتوں کے قیامت خیز طوفانوں میں سے گزرتی ہوئی آگے ہی آگے بڑھتی چلی گئی۔ کوئی آگ اور کوئی طوفان اس کی راہ میں حائل نہ ہو سکا اور وہ دیکھتے ہی دیکھتے دنیا کے کناروں تک پہنچ گئی اور اسکی تباہی کا خواب دیکھنے والے بے ساختہ بڑی حسرت کے ساتھ پکار اٹھے کہ واقعی شجر احمدیت

"ایک تناور درخت ہو چلا ہے
اس کی شاخیں ایک طرف چین
میں اور دوسری طرف یورپ میں
پھیلی نظر آتی ہیں"۔
(زمیندار ۱۹ اکتوبر ۱۹۳۲ء)

انہوں نے برملا یہ اعتراف کیا کہ "اس چھوٹی سی جماعت نے اتنا بڑا جہاد کیا ہے جسے کروڑوں مسلمان نہیں کر سکے" (اخبار الفتح قاہرہ مصر)

کامیابی کی حقیقی وجوہ

دیکھنے والی بات یہ ہے کہ آخر وہ کونسی چیز تھی جس کی بدولت یہ تحریک اور یہ جماعت اکناف عالم میں پھیلتی ہی چلی گئی اور خدا کے مامور اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی کہ

"یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا
اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین
پر محیط ہو جائے گا ....
سو اے سننے والو! ان باتوں
کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں
کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھو
کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن
پورا ہو کر رہے گا"
(تجلیات الٰہیہ ص ۲۱)

"میری روح ہلاک ہونے والی
روح نہیں میری سرشت میں
ناکامی کا خمیر نہیں۔ ... خدا اپنے
بندے کو ہر میدان میں فتح
دے گا" (انوار الاسلام)

تحریک احمدیت کی کامیابی کی وجہ دراصل یہ ہے کہ یہ تحریک خود زمین و آسمان کے خدا نے اپنے خاص اذن سے قائم کی اور اس لئے قائم کی تا اسلام کا نام اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا میں سربلند ہو اور اسے خلفائے برحق کی وہ قیادت حاصل ہے جس کے بارہ میں آیت استخلاف میں خدا تعالیٰ نے حمایت و نصرت کا وعدہ کر رکھا ہے محض احمدی کہلانا خدائی تائید و نصرت کو حاصل کرنے کے لئے کافی نہیں اس کے لئے ضروری ہے کہ ایک واجب الاطاعت خلیفہ بھی ہمارے سروں پر موجود ہو۔ یہی وجہ ہے کہ وہ احمدی کہلانے والے جو خلافت سے علیحدہ ہو گئے خدائی نصرت سے محروم ہو گئے۔ انہوں نے خود اپنی ناکامی کا اعتراف کیا اور ان کے دل یہ محسوس کرنے لگے کہ خلافت کے رنگ میں ایک مرکزی شخصیت کا موجود ہونا ترقی کے لئے واقعی ضروری ہے چنانچہ وہ یہ لکھنے پر مجبور ہو گئے کہ:-

"(ترقی) تبھی ممکن ہے جب کہ
ایک واجب الاطاعت امیر
کے ہاتھ میں جماعت کی باگ ڈور
ہو۔ تمام افراد اسکے اشارے
پر حرکت کریں۔ سب کی نگاہیں
اس کے ہونٹوں کی جنبش پر ہوں
اور جونہی اس کی زبان فیض ترجمان
سے کوئی حکم مترشح ہو سب بلا
حیل و حجت اس پر عمل پیرا ہوں۔"
(پیغام صلح ۷ فروری ۱۹۳۷ء)

> آیت استخلاف میں اللہ تعالیٰ نے یہ حتمی وعدہ فرمایا ہے کہ جو تحریکیں اور جماعتیں بھی خلفائے برحق کی زیر قیادت قائم ہوں گی خدا تعالیٰ کا سایہ ان کے سر پر ہوگا وہ ترقی پر ترقی کرتی چلی جائیں گی اور ہزاروں روکوں اور مشکلات کے باوجود کوئی نہیں جو ان کی راہ میں حائل ہو سکے۔ ان کے لئے وقتاً فوقتاً خوف کے اور خطرات کے سامان تو ضرور پیدا ہوں گے مگر اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان حالات کو امن و سکینت میں بدلتا رہے گا یہ ایک عظیم الشان وعدہ الٰہی ہے جو پہلے بھی پورا ہوتا رہا ہے اور آج بھی پورا ہو رہا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک اس کے پورا ہونے کا شاہد ہے۔

آئیے ہم سرسری طور پر جائزہ لیں کہ جماعت احمدیہ مخالفت کے کن مختلف خطرناک طوفانوں میں سے گزری اور کس طرح ہر مرحلہ پر اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت فرمائی اور خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ مامور کی یہ پیشگوئی کس طرح پوری ہوئی کہ ان مخالفتوں کے باوجود کامیابی اور ترقی جماعت احمدیہ کا مقدر بن چکی ہے

حضرت مسیح موعودؑ کے وصال کا سانحہ

جماعت احمدیہ میں خلافت حقہ کا آسمانی نظام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال پر قائم ہوا۔ اس وقت جماعت احمدیہ کی جو حالت تھی وہ حضور علیہ السلام کے ان الفاظ کے عین مطابق تھی کہ جب اللہ تعالیٰ کے مامور وفات پا جاتے ہیں تو:-

"مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا
ہے دشمن زور میں آ جاتے ہیں
اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ
گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ
جماعت نابود ہو جائے گی اور
خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں
پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ
جاتی ہیں" (الوصیت)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے اس وقت کا نقشہ کھینچتے ہوئے تحریر فرمایا:-

"جماعت کے لئے یہ فوری دھکہ
ایک بڑے زلزلے سے کم نہیں
تھا ... اس خبر نے جماعت
کو گویا غم سے دیوانہ کر دیا دنیا
ان کی نظر میں اندھیر ہو گئی ہر دل
غم سے پھٹا جاتا تھا اور ہر آنکھ
اپنے محبوب کی جدائی میں اشکبار
تھی اور ہر سینہ سوزش ہجر سے
جل رہا تھا ... اکثر ایسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھے کہ بچوں کی طرح بلک بلک کر رو رہے تھے۔"

(سلسلہ احمدیہ صفحہ ۱۸۴، ۱۸۵)

یہ تو تھی جماعت کی اندرونی حالت۔ بیرونی کیفیت یہ تھی کہ ہر طرف مخالفت زوروں پر تھی اور لوگ برملا اس امر کا اظہار کر رہے تھے کہ یہ جماعت اب ہمیشہ کے لئے (نعوذ باللہ) نابود ہو جائے گی اور اس کا کوئی نام لیوا باقی نہ رہے گا۔ عین اس وقت اللہ تعالیٰ نے خلافت کو قائم کر کے تمام جماعت کو ایک ہاتھ پر جمع کر دیا اور اس طرح آیت استخلاف میں بیان کردہ وعدہ الٰہی کے مطابق خوف کی حالت امن و سکینت میں بدل گئی اور بقول حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی رضی اللہ عنہ

"ایک تسلی سکون اور اطمینان پیدا ہو گیا۔ تمام لوگ مطمئن ہو کر گویا ایک پہاڑ کا بوجھ اٹھ جانے کی طرح ہلکے پھلکے اور خدا کی مرضی پر راضی خوشی ... گھروں کو لوٹے۔"

(الحکم جوبلی نمبر)

خلافت اولیٰ میں پیدا ہونے والا فتنہ

قیام خلافت کے بعد دوسرا نازک وقت جماعت پر اس وقت آیا جب کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں بعض اکابرین جماعت کی طرف سے خلافت کو ختم کرنے یا کم از کم اس کے اختیارات کو سلب کرنے کی کوشش کی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ضعیف العمری اور بیماری کے باوجود اس فتنہ کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور بڑی تحدی کے ساتھ فرمایا:-

"خدا نے مجھے جس کام پر مقرر کیا ہے میں بڑے زور سے خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اب میں اس کرتے کو ہرگز نہیں اتار سکتا اگر سارا جہان اور تم بھی میرے مخالف ہو جاؤ تو میں تمہاری بالکل پرواہ نہیں کرتا اور نہ کروں گا۔ خدا کے مامور کا وعدہ ہے اور اس کا منشاء ہے کہ وہ اس جماعت کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔" (بدر ۱۴ اکتوبر ۱۹۰۹ء)

چنانچہ حضور کا یہ ارشاد لفظ بلفظ پورا ہوا۔

خلافت ثانیہ کا مبارک عہد

جماعت پر تیسرا نازک وقت اس وقت آیا جب حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ وفات پا گئے اور منکرین خلافت جماعت سے الگ ہو گئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ منصب خلافت پر فائز ہوئے۔ اس وقت حالات بہت نازک تھے اندرونی کشمکش کی وجہ سے جماعت گویا تباہی کے کنارے تک جا پہنچی تھی۔ ان نازک حالات میں خدا تعالیٰ کے خلیفہ برحق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے خدا تعالیٰ کے اذن سے یہ پیشگوئی فرمائی کہ:-

"خدا نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ میں تجھے کامیاب کروں گا میں بے مددگار ہوں مگر میرا رب فرشتوں کو میری مدد کے لئے نازل کرے گا۔"

(الفضل ۱۷ مارچ ۱۹۱۴ء)

حضور کی یہ پیشگوئی حرف بحرف پوری ہوئی سخت ناموافق حالات کے باوجود جماعت نظام خلافت کے ماتحت متحد ہو گئی۔ اور وہی منکرین خلافت جن کا پہلے یہ دعویٰ تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو

"ابھی بمشکل قوم کے بیسویں حصہ نے خلیفہ تسلیم کیا ہے۔"

(پیغام صلح ۱۰ مئی ۱۹۱۴ء)

بالآخر یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہو گئے کہ

"سوائے معدودے چند اشخاص کے میاں صاحب (مراد حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ) کے ساتھ ساری جماعت ہے۔"

۱۹۳۴ء کا فتنہ احرار

۱۹۳۴ء میں پھر جماعت احمدیہ کے خلاف ایک عظیم فتنہ بپا ہوا۔ یہ فتنہ مجلس احرار نے شروع کیا۔ اس کے آتش نوا لیڈروں نے سارے ملک میں ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال کی آگ بھڑکا دی اور اس وقت کی حکومت پنجاب نے بھی ان کی پیٹھ ٹھونکی عین اس وقت جب کہ بظاہر یہ معلوم ہوتا تھا کہ اب جماعت احمدیہ کے لئے کوئی جائے اماں نہیں ہے۔ خلافت حقہ کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا کہ

"کشتی احمدیت کا کپتان اس مقدس کشتی کو پر خطر چٹانوں میں سے گزارتے ہوئے سلامتی کے ساتھ اسے ساحل پر پہنچا دے گا یہ میرا ایمان ہے اور میں اس پر مضبوطی سے قائم ہوں"

(ہفت روزہ فاروق ۱۴ نومبر ۱۹۳۴ء)

وہی احرار جن کا گویا ملک میں طوطی بول رہا تھا ان کے متعلق خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی عظیم الشان روحانی بصیرت کی بنا پر یہ اعلان فرمایا کہ

"میں احرار کے پاؤں تلے سے زمین نکلتی دیکھ رہا ہوں"

(فاروق ۱۴ نومبر ۱۹۳۴ء)

حضور کی اس تحدی اور اعلان کے کچھ عرصہ بعد ہی دنیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ واقعی احراریوں کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی اور ایسی نکلی کہ آج تک ان کے پاؤں کہیں جم نہیں سکے اور کشتی احمدیت اپنے اولوالعزم کپتان کی راہنمائی میں تمام پر خطر چٹانوں سے سلامتی کے ساتھ نکل کر منزل مقصود کی طرف رواں دواں رہی۔

تقسیم ملک اور ہجرت

تقسیم ملک کے وقت قادیان کے دائمی مرکز سے عارضی طور پر وسیع پیمانے پر ہجرت جماعت کے لئے ایک عظیم ابتلا تھا۔ ہمارا مرکز ہم سے چھن گیا اور جماعت بظاہر منتشر ہو گئی لیکن چشم فلک نے دیکھا کہ یہی ابتلا جو دوسروں کے لئے تباہی و بربادی کا موجب بنا اس آسمانی مقدس تحریک کے لئے ترقی کی نئی سے نئی راہیں کھولنے کا سبب بن گیا۔ جماعت کو پہلے کی نسبت بہت زیادہ وسیع پیمانے پر ایک نیا اور شاندار مرکز قائم کرنے تبلیغ اسلام کو وسیع سے وسیع تر کرنے اور مالی اور جانی قربانیوں میں غیر معمولی اضافہ کرنے کی توفیق ملی۔

۱۹۵۳ء کے فسادات

پھر ہجرت کے بعد جلد ہی ۱۹۵۳ء میں ایک عظیم فتنہ جماعت کے خلاف ظاہر ہوا۔ احمدیوں کے خلاف فسادات اور ان پر ظلم و ستم کا سلسلہ ایسے طور پر جاری ہوا کہ اس کی مثال ہماری تاریخ میں اس سے قبل کوئی نہیں مل سکتی۔ فسادات کی آگ وسیع سے وسیع ہوتی گئی اور ایسے رنگ میں انہیں ہوا دی گئی کہ بڑے بڑے دیدہ ور اور زیرک و ہوشیار لوگوں کو بھی یہ یقین ہو گیا کہ اب اس جماعت کے زندہ اور قائم رہنے کی کوئی صورت نہیں لیکن عین اس وقت جبکہ فسادات پوری شدت کے ساتھ جاری تھے۔ جماعت احمدیہ کے خلیفہ برحق نے مخالفین احمدیت کا ذکر کرتے ہوئے بڑے زور سے یہ اعلان فرمایا کہ

"احمدیت خدا تعالیٰ کی قائم کی ہوئی ہے ــــ اگر یہ لوگ جیت گئے تو ہم جھوٹے ہیں لیکن اگر ہم سچے ہیں تو بالآخر یہی لوگ ہاریں گے" (الفضل ۱۵ [illegible] ۵۳ء)

بعد کے واقعات نے ثابت کر دیا کہ حضور نے جو کچھ فرمایا وہ لفظ بلفظ پورا ہوا۔ ہمارے قادر و توانا خدا نے ہماری مدد و نصرت فرمائی اور ایسے رنگ میں فرمائی کہ دیکھتے ہی دیکھتے ہمارا خوف امن و سکینت میں بدل گیا اور ہمیں تباہ و برباد کرنے کا خواب دیکھنے والے اپنے ارادوں میں خائب و خاسر ہو گئے۔

حضرت مصلح موعود کا وصال اور خلافت ثالثہ کا قیام

نومبر ۱۹۶۵ء میں جماعت احمدیہ پر ایک عظیم زلزلہ آیا جس نے اسے ہلا کر رکھ دیا۔ یہ زلزلہ عظیمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم الشان موعود فرزند سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے رنگ میں ظاہر ہوا۔ جماعت کو حضور رضی اللہ عنہ سے جو غیر معمولی اور انتہائی عقیدت و محبت تھی اور حضور کے ذریعہ اسلام اور احمدیت کی ترقی اور اشاعت کے جو عظیم الشان کارنامے ظاہر ہوئے ان کی رو سے حضور کی وفات ایک غیر معمولی صدمہ تھا جو جماعت کو برداشت کرنا پڑا اور دنیا یہ خیال کرتی تھی کہ اب اس جماعت کا شیرازہ منتشر ہو جائے گا۔

تب اللہ تعالیٰ نے جماعت کے قلوب پر اپنا خاص تصرف کر کے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کو خلافت کے منصب جلیلہ پر متمکن فرما دیا اور اس طرح حزن و ملال اور خوف و ہراس کے وہ تاریک بادل چھٹ گئے جو ہر احمدی کے دل پر چھائے ہوئے تھے اور اس کی جگہ اطمینان و سکینت نے لے لی۔ حضور نے اس نازک موقع پر اللہ تعالیٰ کے اذن اور اشارے سے جو خطاب فرمایا اس میں حضور نے فرمایا:

"خلیفہ خدا بناتا ہے" اگر یہ سچ ہے اور یقیناً سچ ہے تو پھر نہ مجھے گھبرانے کی ضرورت ہے اور نہ آپ میں سے کسی کو گھبرانے کی ضرورت ہے جس نے یہ کام کرنا ہے وہ یہ کام ضرور کرے گا اور یہ کام ہو کر رہے گا ... آج دنیا آپ کو بھی کمزور سمجھتی ہے اور مجھے بھی بہت ہی کمزور لیکن ایک دن آئے گا کہ لوگ حیران ہوں گے اور وہ دیکھ لیں گے کہ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ میں کتنی بڑی طاقت تھی کہ بظاہر کمزور نظر آنے والا، مال سے محروم وسائل سے محروم دنیا کی عزتوں سے محروم ہر طرف سے دھتکارا جانے والا ذلیل کیا جانے والا اور وہ سلسلہ جسے دنیا نے اپنے پاؤں تلے مسلنا چاہا خدا تعالیٰ کے فضل نے اسے آسمان کی بلندیوں تک پہنچا دیا ہے ... دنیا انشاء اللہ یہ دیکھے گی۔"

(الفضل ۳ دسمبر ۱۹۶۵ء)

حضور کا یہ ارشاد جو ایک عظیم الشان پیشگوئی پر مشتمل ہے اب بھی پورا ہو رہا ہے اور آئندہ انشاء اللہ بہت زیادہ شان کے ساتھ پورا ہو گا۔ خلافت ثالثہ کے بابرکت عہد میں اس وقت تک ہم خدائی تائید و نصرت کے متعدد حسین جلوے دیکھ چکے ہیں کئی اندرونی اور بیرونی فتنے نمودار ہوئے لیکن بالآخر وہ ناکام و نامراد رہے بلکہ جماعت کی ترقی کا موجب ہی بنتے رہے حضور کے سفر یورپ و افریقہ کے بعد اسلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقی اور اشاعت کا ایک نیا دور شروع ہو چکا ہے اور ہم خدا کے فضل و کرم سے شاہراہ غلبہ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے جا رہے ہیں۔ سلسلہ احمدیہ میں ۱۹۰۸ء میں خلافت قائم ہوئی آج گویا اس پر چونسٹھ برس گزر چکے ہیں اس طویل عرصہ میں جب بھی جماعت پر نازک وقت آیا اللہ تعالیٰ نے اس کی دستگیری فرمائی اور اپنے غیر معمولی فضلوں سے اسے نوازا۔ اللہ تعالیٰ کی یہ فعلی شہادت جس کے ہم سب گواہ ہیں ناقابل تردید ثبوت ہے اس امر کا کہ "خلیفہ خدا بناتا ہے" اور وہ خود ہر مرحلہ اور ہر کام پر اس کی راہنمائی کرتا ہے اس کے حزن و خوف کو سکینت سے بدل دیتا ہے اور اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازتا ہے خدا کرے کہ ہم ہمیشہ ہی دامن خلافت سے وابستہ رہیں اور اس کی برکات سے متمتع ہوتے رہیں۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظامِ خلافت کی عظمت و اہمیت کے چند پہلو

سلطان احمد پیرکوٹی

خداتعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ جب دنیا میں ضلالت و گمراہی پھیل جاتی ہے۔ گناہ و عصیاں اور جور و ظلم کا دور دورہ ہوتا ہے۔ انسان خداتعالیٰ سے دور ہو جاتا اور شیطان کا قرین بن جاتا ہے۔ دنیا ظہر الفساد فی البر والبحر کا مصداق ہو جاتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت جوش میں آتی ہے وہ اپنے برگزیدہ انبیاء کو دنیا میں مبعوث کرتا ہے جو دنیا کو اپنے خدا داد نور سے منور کرتے ہیں لوگوں کو دنیا کی تاریکیوں سے نکال کر ان کے خالق و مالک کی طرف لے آتے ہیں لیکن چونکہ انسان کو دائمی بقاء حاصل نہیں۔ اس لئے خداتعالیٰ کے یہ انبیاء بھی بوجہ بشر ہونے کے آخر اس دنیا کو چھوڑ کر اپنے خدا کے حضور حاضر ہو جاتے ہیں ان کا زمانہ بہت محدود ہوتا ہے وہ اس راست بازی کی تخم ریزی تو کر دیتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ دنیا میں پھیلانا چاہتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ ان کے لائے ہوئے نور کو دور تک پہنچانے اور دیر تک دنیا میں قائم رکھنے کے لئے ان کے بعد سلسلہ خلافت قائم کرتا ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

مَا مِنْ نُبُوَّةٍ قَطُّ اِلَّا
تَبِعَتْهَا خِلَافَةٌ۔

(کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۰۹)

یعنی دنیا میں کوئی بھی نبوت ایسی نہیں ہوئی جس کے بعد خداتعالیٰ نے خلافت کا سلسلہ قائم نہ کیا ہو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر اور کنعان کی راہ میں بنی اسرائیل کو موعود منزل پر پہنچانے سے پہلے وفات پا گئے تو آپ کے بعد پے در پے خلفاء پیدا ہوئے۔ جنہوں نے آپ کے مقصدِ بعثت کو پورا کیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد بھی یہی معاملہ ہوا۔ بلکہ آپ کی خلافت کا سلسلہ تو اب بھی کسی نہ کسی طرح قائم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد جب کہ بظاہر مسلمانوں کی جماعت نابود ہونے کے قریب پہنچ چکی تھی۔ دو تین جگہوں کے سوا باجماعت نماز کہیں نہیں ہوتی تھی۔ جھوٹے نبیوں کا ظہور ہوا لاکھوں آدمی ان کے پیچھے لگ گئے۔ اور ادائیگی زکوٰۃ سے انکار کر دیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے بعد خلافت کا سلسلہ قائم کر کے اسلام کو نابود ہونے سے بچا لیا گویا خلافت کی ایک بڑی اہمیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ انبیاء کرام کے نا تمام مقاصد کی تکمیل کرتا ہے۔ اس کے ذریعہ ان کے مشن کو پورا کیا جاتا ہے ان کے زمانہ نبوت کو ممتد کیا جاتا ہے الوہیت اور نبوت کے نور کو زمان و مکان دونوں لحاظ سے لمبا کر دیا جاتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ۔ مَثَلُ نُوْرِهٖ
كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ
اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ
اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا
كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ ۔

اللہ آسمانوں کا بھی نور ہے اور زمین کا بھی۔ اس کے نور کی کیفیت یہ ہے جیسے کہ ایک طاق ہو جس میں ایک دیا پڑا ہو اور وہ دیا ایک شیشے کے گلوب کے نیچے ہو اور وہ گلوب ایسا چمکدار ہو گویا وہ ایک چمکتا ہوا ستارہ ہے۔

اس آیت قرآنیہ سے واضح ہے کہ الٰہی نور کو پورا کرنے کا ذریعہ نبوت ہے اور نبی کے وفات پا جانے کے بعد اس نور کو دور دور تک پھیلانے اور زیادہ عرصہ تک دنیا میں قائم رکھنے کا ذریعہ خلافت ہے گویا خلافت ایک ریفلیکٹر ہے جو نبوت کے نور کو دور تک پھیلاتا ہے اور ایسا ذریعہ ہے جو اس نور کو دنیا میں زیادہ عرصہ تک قائم رکھتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں۔ لہذا خداتعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں۔ ظلی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے سو اس غرض سے خداتعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکاتِ رسالت سے محروم نہ رہے۔"

(شہادت القرآن)

(۲)۔ ایک مسلمان کو یہ ہدایت ہے کہ وہ ہر نماز بلکہ نماز کی ہر رکعت میں یہ دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اسے اس پر پہلی امتوں کے افراد والا انعام کرے۔ خلافت بھی ایک انعام ہے جو پہلے لوگوں کو دیا گیا۔ پس اس دعا کے ذریعہ ہم اللہ تعالیٰ سے خلافت کا انعام بھی طلب کرتے ہیں اور چونکہ خداتعالیٰ نے خود یہ دعا کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ اس لئے ظاہر ہے کہ خداتعالیٰ اس دعا کو قبول بھی کرے گا اور قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اس کا وعدہ بھی فرمایا ہے چنانچہ فرماتا ہے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ
فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۔

(النور)

اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنائے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا۔

پس خلافت ایک انعام ہے جو مومنوں کو ان کی دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوتا ہے۔ ہمیں اس نعمت کی قدر کرنی چاہیئے۔ اس نعمت کو رد کرنا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہوتا ہے۔

پھر خداتعالیٰ نے اس انعام کو اپنی ذات کی طرف منسوب کیا ہے۔ قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاں بھی اس میں خلافت کا ذکر آیا ہے خداتعالیٰ نے اسے اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ انسانوں کی طرف منسوب نہیں کیا اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے خلافت کی خلعت پہنائی۔ ظاہر ہے کہ وہ اس کی تائید و نصرت بھی کرے گا اور جس کی اللہ تعالیٰ تائید و نصرت کرے اس کی کامیابی میں کوئی شک نہیں ہوتا یعنی خلیفہ ہمیشہ کامیاب اور کامران رہتا ہے پس جو لوگ خلافت سے وابستہ ہوں گے۔ کامیابی و کامرانی ان کے قدم چومے گی۔

(۳)۔ خلافت کی ایک اہمیت یہ ہے کہ اس کے ذریعہ دین کی تمکین ہوتی ہے۔ انبیاء تو تخم ریزی کر کے اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔ خلفاء اس کی آبیاری کرتے ہیں اور اس طرح انبیاء کا لگایا ہوا پودا تناور درخت ہو جاتا ہے اور خطرات سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ خلافت کے ذریعہ امور دین کی انجام دہی اور تبلیغ رسالت کا کام بطریق احسن انجام پا سکتا ہے۔ انبیاء کی کامیابی اور غلبہ کا زمانہ خلافت کا زمانہ ہی ہوتا ہے۔ تاریخ اسلام کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اسلام اگر اپنے مقام پر قائم ہو گیا تھا تو خلفاء کے زمانہ میں وہ نواح عرب سے باہر نکل کر شام اور روم تک جا پہنچا تھا اسی طرح خلافت احمدیہ کا حال ہے خلافت (جسے مخالفین اپنا تر نوالہ سمجھتے تھے) کے زمانہ میں احمدیت ہندوستان سے نکلی اور دنیا کے کناروں تک پھیل گئی اور آج حالت یہ ہے کہ ہم بلاخوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ اس پر سورج غروب نہیں ہوتا۔

پھر خلافت کے ذریعہ تمکین دین اس طرح بھی ہوتی ہے کہ نبی اللہ کے وصال کے بعد شریعت پر عمل کرنے میں جو کمزوری اور روک پیدا ہوتی ہے۔ خلافت اسے دور کرتی ہے جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ہوا۔ اسلام خلافت کے ذریعہ قریباً نابود ہونے سے بچا۔ پھر اس نے خلافت کے ذریعہ استحکام پکڑا اور اس کی انفرادی، روحانی اور مادی طاقت اتنی مضبوط ہو گئی کہ وہ نابود ہونے اور مٹ جانے کے خطرہ سے ہمیشہ کے لئے محفوظ و مصئون ہو گیا۔

خلافت کے ذریعہ دین کو تمکین اس طرح بھی نصیب ہوتی ہے کہ اس کے ذریعہ تمام وساوس شبہات اور اعتراضات کا ازالہ کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے دین کمزور ہونے کی بجائے اور مضبوط ہو جاتا ہے۔ غرض خلافت کی ایک اہمیت یہ بھی ہے کہ اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ انبیاء کے دین کو تمکنت بخشتا ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ
الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ (النور)

کہ جو دین میں نے مومنوں کے لئے پسند کیا ہے میں اسے خلافت کے ذریعہ مضبوطی سے قائم کر دوں گا۔

(۴)۔ خلافت کی ایک اہمیت یہ بھی ہے کہ خداتعالیٰ اس کے ذریعہ نہ صرف نبی کی وفات کے بعد پیدا ہونے والے خوف کو دور کرتا ہے بلکہ مومنوں کی جماعت کو آئندہ پیدا ہونے والے خوفوں سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی اہمیت کو ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں۔

"ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے۔ اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا۔" (الوصیت)

گویا خلافت کی ایک بڑی اہمیت یہ بھی ہے کہ خدا تعالیٰ اس کے ذریعہ مومنین کے خوف کو دور کرتا ہے ان کی جماعت کو خطرات موجودہ و آئندہ سے محفوظ کر لیتا ہے۔ اگر خلافت نہ ہو تو نبی کے وصال کے بعد اس کا مشن ناکام ہو جائے۔ لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہیں تھی اس لئے اس نے ہر نبوت کے بعد خلافت کا سلسلہ قائم کر کے مومنوں کو اس خوف سے محفوظ کر دیا اور یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا جو پورا ہوا جیسا کہ فرماتا ہے۔

وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ
بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا۔

یعنی مومنوں کے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے امن کی حالت تبدیل کر دیگا۔

(۵)۔ خلافت کی ایک اہمیت یہ ہے کہ اس کے ذریعہ دنیا میں توحید کا قیام ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا۔ يَعْبُدُونَنِي وَلَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا۔ (النور) یعنی خلفاء میری ہی عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اس آیت کا یہ مطلب نہیں کہ خلفاء بت پرستی نہیں کریں گے وہ صرف خدا کی عبادت کریں گے کیونکہ یہ بات صرف خلفاء سے ہی خاص نہیں دوسرے مسلمان بھی تو صرف خدا ہی کی عبادت کرتے ہیں۔ اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ خلفاء کے دلوں میں جرأت اور دلیری پیدا کرے گا ان کے دلوں میں اللہ کے سوا کسی اور کا خوف نہیں ہوگا۔ تمام کاموں میں وہ صرف خدا تعالیٰ کی خوشنودی ہی کو مدنظر رکھیں گے پس خلفاء چونکہ توحید حقیقی کے علمبردار ہوتے ہیں۔ اس لئے لوگ ان کے نمونہ کو دیکھ کر توحید الٰہی کا اقرار کرتے ہیں۔ اس کا چرچا کرتے ہیں اور اس پر مضبوطی سے قائم ہو جاتے ہیں

يَعْبُدُونَنِي وَلَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا کے الفاظ میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ وہ عبادت جو ہر قسم کے شرک سے صاف ہو وہ انہی لوگوں کو میسر آسکتی ہے جو خلافت کے نظام سے وابستہ ہوتے ہیں اور جو لوگ نظام خلافت سے باہر ہوں وہ شرک سے محفوظ نہیں رہ سکتے۔

(۶)۔ خلافت کو اس لئے بھی اہمیت حاصل ہے کہ اس کے ذریعہ معاشرہ فسق و فجور سے پاک اور صاف ہو جاتا ہے۔ چنانچہ آیت استخلاف میں جہاں خلافت کی بعض اور اہمیتیں بیان ہوئی ہیں۔ وہاں اس کے آخر میں یہ الفاظ بھی ہیں۔ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ (النور) یعنی جو لوگ خلافت کا انکار کریں گے وہ فاسق ہوں گے اور سورہ نور ہی میں پاک دامن عورتوں پر الزام لگانے والوں اور اشاعتِ فحش کے ذریعہ امن کے برباد کرنے والوں کو بھی فاسق کے لفظ سے ہی یاد فرمایا ہے۔ (آیت ۵) اس کا مطلب یہ ہے کہ قوموں کی عزت و ناموس اور عصمت و عفت منکرین خلافت کے معاشرہ میں ہرگز محفوظ نہیں۔

خلفاء چونکہ اپنے نبی متبوع کی ہی شریعت پر عامل ہوتے ہیں، اور اسی کے کام سرانجام دیتے ہیں اس لئے قرآنی آیت وَيُزَكِّيهِمْ کے مطابق وہ اپنے پیروؤں کا تزکیہ نفس کرتے ہیں۔ وعظ و نصیحت اور اپنے نیک نمونہ کے ذریعہ لوگوں کی اصلاح کرتے ہیں۔ انہیں پاکباز انسان بناتے ہیں وہ ان کے فاسد مواد کو جو قومی وجود کو اندر ہی اندر کھا رہا ہوتا ہے باہر نکال کر جماعت کو مصفّٰی اور خالص بنا دیتے ہیں اور ان پاکباز لوگوں سے جو معاشرہ ترکیب پاتا ہے وہ فسق و فجور اور عصیان و جرم سے بالکل منزہ اور صاف ہو جاتا ہے۔

(۷)۔ آیت استخلاف سے قبل سورہ نور میں اللہ تعالیٰ نے اطاعت اللہ اور اطاعت رسول پر زور دیا ہے اور فرمایا ہے کہ ان دو احکام پر عمل کرنے کے نتیجہ میں تم کو ہدایت نصیب ہوگی اور اس ہدایت کے نتیجہ میں تمہیں خلافت کے انعام سے اسی طرح نوازا جائے گا۔ جس طرح تم سے پہلی قوموں کو اس انعام سے نوازا گیا تھا اور آیتِ استخلاف کے ساتھ بعد پھر اقامت الصلوٰۃ ایتاء زکوٰۃ اور اطاعت رسول پر زور دیا گیا ہے۔ اس سے اس طرف اشارہ کرنا مقصود ہے کہ جہاں خلافت کے الٰہی انعام کو پانے کے لئے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت ضروری ہے وہاں خلافت کے نتیجہ میں ایک مومن اور مسلم فرد اقامت الصلوٰۃ ایتاء زکوٰۃ اور اطاعت رسول کی توفیق پاتا ہے۔

جہاں تک اقامت صلوٰۃ کا تعلق ہے صحیح معنوں میں خلافت کے بغیر نہیں ہو سکتی اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اقامت صلوٰۃ کا بہترین موقعہ جمعہ ہے جس میں امام خطبہ پڑھتا ہے اور فرمانِ رسولؐ کے مطابق مسلمانوں کو قومی ضرورتوں سے آگاہ کرتا ہے اگر خلافت کا نظام نہ ہو تو قومی ضرورتوں کا پتہ لگانا مشکل ہوگا ایک گاؤں شہر یا علاقہ کے لوگوں کو کیسے علم ہو سکتا ہے کہ دنیا کے مختلف علاقوں اور ملکوں میں کیا ہو رہا ہے۔ ایک مرکز ہوگا اور خلیفہ ہوگا تو مختلف علاقوں سے رپورٹیں وہاں آئیں گی اور اس طرح خلیفہ بتا سکے گا کہ اس وقت فلاں قسم کی قربانیوں اور خدمات کی ضرورت ہے پس اقامت صلوٰۃ کے حکم پر عمل کرنے کے لئے خلافت کا وجود بہت ضروری ہے اگر خلافت نہ ہو تو اس حکم کی تعمیل صحیح طور پر نہیں کی جا سکتی۔

(۸)۔ زکوٰۃ کی کما حقہ وصولی اور اس کی صحیح تقسیم بھی خلافت کے ذریعہ ہی ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا تھا کہ

خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا (توبہ)

یعنی تو ان کے اموال میں سے صدقہ لے تا کہ تو انہیں پاک کرے اور ان کی ترقی کے سامان مہیا کرے۔ یہ آیت بتاتی ہے کہ امام ہی زکوٰۃ وصول کرنے کا حقدار ہے۔ ایک عام آدمی اس بات سے واقف نہیں ہو سکتا کہ مسلمانوں میں سے کون زکوٰۃ لینے کا حقدار ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد بہت سے مسلمانوں نے یہ خیال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو ہم سے زکوٰۃ لیتے تھے وہ فوت ہو گئے ہیں اب ہم کسی اور کو زکوٰۃ نہیں دیں گے اور یہ ایک بہت بڑا فتنہ تھا جس کا مقابلہ خلیفہ اول حضرت ابوبکرؓ کو کرنا پڑا۔ آپ نے فرمایا۔ وَاللّٰهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَإِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ بَيْتِ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِي عِنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا۔ (مسلم)

اللہ کی قسم میں ہر اس شخص سے لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کرے کیونکہ زکوٰۃ بیت المال کا حق ہے اگر یہ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اونٹ کا گھٹنا باندھنے والی ایک رسّی بھی بطور زکوٰۃ دیا کرتے تھے اور اب نہیں دیں گے تو میں ان سے اس وقت تک جنگ جاری رکھوں گا جب تک کہ ان سے وہ رسّی وصول نہ کر لوں۔

حضرت عمرؓ نے بھی فرمایا ہے۔ إِنَّ اللّٰهَ جَعَلَنِيْ خَازِنًا وَقَاسِمًا اللہ تعالیٰ نے مجھے قوم کے خزانوں کا امین مقرر فرمایا ہے اور ان کو تقسیم کرنے کا حق بخشا ہے۔

جب خلافت ختم ہو گئی تو مسلمانوں میں زکوٰۃ کی وصولی کا بھی کوئی انتظام نہ رہا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ زکوٰۃ امراء سے لی جاتی ہے اور غرباء کی ضروریات پر خرچ کی جاتی ہے اور ایسا وہیں ہو سکتا ہے جہاں ایک باقاعدہ نظام ہو پس خلافت کی اہمیت واضح ہے کہ اسلام کے ایک رکن زکوٰۃ کے حکم پر مسلمان اس وقت تک عمل نہیں کر سکتے جب تک کہ خلافت کا نظام نہ ہو۔

(۹)۔ تیسری چیز جو آیت استخلاف کے معاً بعد والی آیت میں بیان کی گئی ہے وہ وَأَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ اطاعتِ رسول بھی خلافت کے بغیر حقیقی طور پر نہیں ہو سکتی۔ خلافت ہوگی تو اطاعتِ رسول ہوگی اس سلسلہ میں حضرت المصلح الموعودؓ تحریر فرماتے ہیں۔

"جب بھی خلافت ہوگی اطاعت رسول بھی ہوگی۔ کیونکہ اطاعت رسول یہ نہیں کہ نمازیں پڑھو یا روزے رکھو یا حج کرو یہ تو خدا کے احکام کی اطاعت ہے اطاعت رسول یہ ہے کہ جب وہ کہے کہ اب نمازوں پر زور دینے کا وقت ہے تو سب لوگ نمازوں پر زور دینا شروع کر دیں اور جب وہ کہے کہ اب زکوٰۃ اور چندوں کی ضرورت ہے تو وہ زکوٰۃ اور چندوں پر زور دینا شروع کر دیں۔ اور جب وہ کہے کہ اب جانی قربانی کی ضرورت ہے یا وطن کو قربان کرنے کی ضرورت ہے تو وہ جانیں اور اپنے وطن قربان کرنے کے لئے کھڑے ہو جائیں۔"

(تفسیر سورۃ نور)

پس صحیح طور پر اطاعت رسول خلافت کے بغیر ہو نہیں سکتی کیونکہ خلافت کے ذریعہ ہی حقیقی اطاعتِ رسول کا ملکہ اور قوت پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وحدت قومی پر بڑا زور دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا "تم سب اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑو اور پراگندہ مت ہو اور اللہ کا احسان جو اس نے تم پر کیا ہے یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کی جس کے نتیجہ میں تم اس کے احسان سے بھائی بھائی بن گئے۔" پھر فرمایا "تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جو کھلے کھلے نشانات آچکنے کے بعد پراگندہ ہو گئے اور انہوں نے باہم اختلاف پیدا کر لیا۔" (آل عمران ۱۰۴، ۱۰۶) (باقی صفحہ ۱۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلیفہ خدا خود بناتا ہے

مکرم رفیق احمد صاحب سعید مربی سلسلہ احمدیہ مقیم کوہاٹ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ،

یہ خدائی الفاظ ظاہر کرتے ہیں کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے خلیفہ کے انتخاب میں انسانی ہاتھ نہیں ہوتا۔ نہ وہ خواہش کرتا ہے کہ اُسے خلیفہ بنایا جائے۔ اور نہ کسی منصوبہ کے ذریعہ وہ منتخب ہوتا ہے بلکہ بعض دفعہ تو ایسے حالات میں وہ خلیفہ بنتا ہے جب کہ اس کا خلیفہ ہونا بظاہر ناممکن ہوتا ہے۔ خلیفہ بنانا خدا تعالیٰ کا کام ہے کیونکہ جو وعدہ کرتا ہے اُسی کا کام ہے کہ اپنے وعدہ کو پورا کرے نہ یہ کہ وعدہ تو کرے اور اسے پورا کرنے والے کوئی اور لوگ ہوں۔

سنت الٰہی اور وعدۂ استخلاف کے مطابق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ سے فیض یافتہ جماعت نے آپ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ اور پھر حضرت عمرؓ کو خلیفۃ الرسول تسلیم کیا۔ تو خدا تعالیٰ کی فعلی اور تائیدی شہادت نے ان کی خلافت کو وعدۂ استخلاف کا مورد ثابت کر دیا

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا لقد هممت او اردت ان ارسل الی ابی بکر وابنه فاعهد ان يقول القائلون او يتمنى المتمنون ثم قلت يابى الله ويدفع المومنون (بخاری کتاب الاحکام) یعنی میں نے ارادہ کیا تھا کہ ابوبکر کو بلا کر اُن کے حق میں خلافت کی تحریر لکھ دوں تاکہ میری وفات کے بعد دوسرے لوگ خلافت کی خواہش لے کر کھڑے نہ ہو جائیں اور کوئی کہنے والا یہ نہ کہے کہ میں ابوبکر کی نسبت خلافت کا زیادہ حقدار ہوں مگر میں نے اس خیال سے اپنا ارادہ ترک کر دیا کہ اللہ تعالیٰ ابوبکر کے سوا کسی اور شخص کی خلافت پر راضی نہ ہوگا۔ اور نہ ہی مومنوں کی جماعت کسی اور شخص کی خلافت قبول کرے گی۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے۔ اس ضمن میں فرماتے ہیں "اللہ اللہ! اس چھوٹے سے فقرے میں نظام خلافت کا کتنا وسیع مضمون ودیعت کر دیا گیا ہے۔ آنحضرتؐ فرماتے ہیں کہ بے شک میرے بعد بظاہر مسلمانوں کی کثرت ابوبکرؓ کو خلیفہ منتخب کرے گی۔ مگر دراصل اس رائے کے پیچھے خدائے قدیر کی ازلی تقدیر کام کر رہی ہوگی۔ اور وہی ہوگا جو خدا کا منشاء ہوگا اور اس کے سوا کچھ نہیں ہو سکے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور باوجود اس کے کہ اندرونی طور پر انصار نے اپنے میں سے کسی اور شخص کو کھڑا کرنا چاہا اور بیرونی طور پر عرب کے بدوی قبائل نے باغی ہو کر خلافت کے نظام کو ہی ملیامیٹ کر دینے کی تدبیر کی۔ مگر چونکہ ابوبکرؓ خدا کا مقرر کردہ خلیفہ تھا اس لئے اس کے اتباع کی قلت اس کے مخالفین کی کثرت کو اس طرح کھا گئی جس طرح سمندر کا پانی جھاگ کو کھا جاتا ہے"۔ (فرقان خلافت نمبر فروری مارچ ۱۹۶۳ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کیوں اپنے بعد خلیفہ مقرر نہ کیا اس میں یہی بھید تھا کہ آپ کو خوب علم تھا کہ اللہ تعالیٰ خود ایک خلیفہ مقرر فرمائے گا کیونکہ خدا کا ہی کام ہے اور خدا کے انتخاب میں کوئی نقص نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکرؓ کو اس کام کے واسطے خلیفہ بنایا۔ اور سب سے اوّل حق انہی کے دل میں آیا۔"

(الحکم ۱۴ اپریل ۱۹۰۸ء)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مسلمانوں کی حالت اس بکری کی سی ہو گئی جو جاڑے کی سرد اور بارش والی رات کو صحرائے لق و دق میں بغیر چرواہے کے رہ جائے اور اسے سر چھپانے کو کہیں جگہ نہ مل سکے انہیں سمجھ نہیں آتی تھی کہ اب کیا کریں۔ ظاہری طور پر نظر آ رہا تھا کہ اب اسلام نابود ہو جائے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کے بعد خلافت کا سلسلہ قائم کر کے اسلام کو نابود ہونے سے بچا لیا

حضرت ابوبکر صدیقؓ کا انتخاب خدائی منشاء اور اس کی تائید و نصرت کے ساتھ ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ کہ خلیفہ میں ہی بناتا ہوں اور آنحضرتؐ کا فرمان کہ میرے بعد حضرت ابوبکر خلیفہ ہوں گے۔ کس شان سے پورا ہوا۔ آپ نے خلیفہ منتخب ہونے کے بعد فرمایا

والله ما كنت حريصا على الامارة يوما ولا ليلة قط ولا كنت راغبا فيها ولا سألتها الله في سر ولا علانية ولكن اشفقت من الفتنة ومالي في الامارة من راحة لقد قلدت امرا عظيما مالي به من طاقة ولا يد الا بتقوية الله (تاریخ الخلفاء صفحہ ۵۲)

میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے امارت اور خلافت کی کبھی بھی خواہش پیدا نہیں ہوئی۔ اور نہ میں نے اس عہدہ کو قبول کیا ہے مجھے اس خلافت کے قبول کرنے میں کوئی بھی راحت محسوس نہیں ہوئی بلکہ میرے سپرد ایسا کام کر دیا گیا ہے کہ میں اُسے محض اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ہی سرانجام دے سکوں گا۔ پھر فرماتے ہیں انی ولیت هذا الامر وانا له كاره ووالله لوددت ان بعضكم كفانيه (تاریخ الخلفاء صفحہ ۵۳) میرے سپرد یہ کام کیا گیا ہے حالانکہ میں اسے پسند نہیں کرتا۔ اور میری دلی خواہش تھی کہ کوئی اور شخص اس امت میں سے اس عہدہ پر فائز کیا جاتا۔ آپ کے اس ارشاد مبارک سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو امارت کی خواہش نہیں تھی اور نہ ہی آپ چاہتے تھے کہ آپ کوئی دنیاوی وجاہت حاصل کرلیں آپ صرف اس لئے خلافت کے منصب پر فائز ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ منصب آپ کے سپرد کیا تھا۔

حضرت عمرؓ بھی اس بات کے قائل تھے کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

ومن اراد ان يسأل عن المال فلياتني فان الله جعلني خازنا وقاسما

(تاریخ عمر ابن خطاب ۸۷)

جس شخص نے مال کے متعلق کوئی بات دریافت کرنی ہو وہ میرے پاس آئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خلیفہ بنا کر قوم کے مالوں کا امین مقرر فرمایا ہے اور اس کو تقسیم کرنے کا حق بخشا ہے گویا آپ کا یہ دعویٰ تھا کہ آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خلیفہ مقرر کئے گئے تھے اگر آپ کو یہ یقین نہ ہوتا کہ آپ خدا کی طرف سے خلیفہ بنے ہیں تو آپ یہ کبھی نہ فرماتے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے خلیفہ بنا کر قوم کے مالوں کا امین مقرر فرمایا ہے۔

حضرت عثمانؓ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے داماد اور جلیل القدر صحابی تھے فرماتے ہیں ثم استخلف الله ابابكر فوالله ما عصيته ولا غششته (بخاری) اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکرؓ کو خلیفہ مقرر فرمایا اور خدا کی قسم میں نے ان کی پوری پوری اطاعت کی میں نے نہ تو کبھی آپ کی نافرمانی کی اور نہ ہی کبھی آپ کو دھوکہ دیا۔

حضرت عثمانؓ خلیفہ بننے کے بعد باغیانِ خلافت کے مطالبہ کو رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں

ما كنت لاخلع سربالا سربلنيه الله عزوجل ابدا (طبری)

میں کبھی بھی اس ردائے خلافت کو جو خدائے عزوجل نے مجھے پہنائی ہے نہیں اتاروں گا۔ گویا حضرت عثمانؓ بھی اس بات کے قائل تھے کہ خلیفہ خدا تعالیٰ ہی بناتا ہے،

حضرت علیؓ جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد چوتھے خلیفہ منتخب ہوئے حضرت امیر معاویہؓ نے آپ کی خلافت کا انکار کیا تو آپ نے حضرت امیر معاویہؓ کو ایک خط لکھا جس کے الفاظ یہ تھے

انه بايعني القوم الذين بايعوا ابابكر وعمر وعثمان على ما بايعوهم عليه فلم يكن للشاهد ان يختار ولا للغائب ان يرد وانما الشورى للمهاجرين والانصار فان اجتمعوا على رجل وسموه اماما كان ذلك رضى (نہج البلاغۃ)

میری بیعت ان لوگوں نے کی ہے جنہوں نے حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ کی بیعت کی تھی اور اسی طریق پر کی تھی جس طریق پر ان کی کی تھی اب حاضر کو پیچھے رہنے کا اختیار نہیں اور غائب کو رد کرنے کا حق نہیں شوریٰ تو مہاجرین اور انصار کی ہوتی ہے۔ جب وہ ایک شخص کے انتخاب پر متفق ہو جائیں اور اُسے امام مقرر کر لیں تو یہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کی دلیل ہے۔ حضرت علیؓ کے اس خط سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ بھی اس بات کے قائل تھے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔

خلفائے راشدینؓ کی شہادتوں کے بعد میں اس زمانہ کے حکم اور مہدی دوراں کے ارشاد کو پیش کرتا ہوں کہ آپ بھی اس بات کے قائل تھے کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

"صوفیا نے لکھا ہے کہ جو شخص کسی شیخ یا رسول اور نبی کے بعد خلیفہ ہونے والا ہوتا ہے تو سب سے پہلے خدا کی طرف سے اس کے دل میں حق ڈالا جاتا ہے۔ جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں تو دنیا پر ایک زلزلہ آجاتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے مگر خدا تعالیٰ کسی خلیفہ کے ذریعہ اسکو مٹاتا ہے اور پھر گویا اس امر کا از سرِ نو اس خلیفہ کے ذریعہ اصلاح و استحکام ہوتا ہے آنحضرتؐ نے کیوں اپنے بعد خلیفہ مقرر نہ کیا اس میں بھی یہی بھید تھا کہ آپ کو علم تھا کہ اللہ تعالیٰ خود ایک خلیفہ مقرر فرماویگا کیونکہ یہ خدا ہی کا کام ہے اور خدا کے انتخاب میں نقص نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اس کام کے واسطے خلیفہ بنایا اور سب سے اول حق انہی کے دل میں ڈالا۔

(ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۹)

حضرت مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضی فرماتے ہیں:۔

"میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے بھی خدا نے خلیفہ بنایا ہے جس طرح ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو خلیفہ بنایا تھا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مجھے خلیفہ بنایا ہے۔" (بدر ۲۲ جنوری ۱۹۱۲ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی فرماتے ہیں:۔

"میں اسی کی قسم کھا کر کہتا ہوں جو آسمان اور زمین کا مالک ہے اور جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنت کا باعث ہوتی ہے۔ اور جس کی لعنت سے کوئی بچ نہیں سکتا کہ میں نے کسی آدمی کو کبھی نہیں کہا کہ مجھے خلیفہ بنانے کی کوشش کرو اور نہ ہی کبھی خدا تعالیٰ کو میں نے یہ کہا ہے کہ مجھے خلیفہ بنا تو! پس خدا تعالیٰ نے مجھے اس کام کے لئے خود اپنے فضل سے چن لیا ہے۔ تو میں کس طرح اسے ناپسند کرتا؟۔ کیا اگر تمہارا کوئی دوست تمہیں کوئی نعمت دے۔ اور تم اسکو لے کر نالی میں پھینک دو تو تمہارا دوست خوش ہوگا؟ اور تمہاری یہ حرکت درست ہو گی؟ ہرگز نہیں۔ تو اگر خدا تعالیٰ نعمت دے تو کون ہے جو اس کو ہٹا سکے۔ جب دنیا کے دوستوں کی نعمتوں کو کوئی رد نہیں کرتا بلکہ بڑی عزت اور قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے تو میں خدا کی دی ہوئی اس نعمت کو کس طرح رد کر دوں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو رد کرنے والوں کے بڑے خطرناک انجام ہوتے ہیں" (برکات خلافت از حضرت مصلح موعود صفحہ ۳۱)

حضور اپنے ایک مکتوب میں جو بعد میں چھپ گیا لکھتے ہیں۔

"اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اور جس کے ہاتھ میں جزاء اور سزا ہے اور ذلت و عزت ہے کہ میں اس کا مقرر کردہ خلیفہ ہوں اور جو لوگ میرے مقابل پر کھڑے ہیں اور مجھ سے مباہلہ کا مطالبہ کرتے ہیں وہ اس کی مرضی اور اس کے قانون کے خلاف کر رہے ہیں اگر میں اس امر میں دھوکے سے کام لیتا ہوں تو اے خدا تو اپنے نشان کے ساتھ صداقت کا اظہار فرما۔"

(مکتوب ۱۲ر اکتوبر ۱۹۵۶ء)

بقیہ صفحہ ۱۱

نظامِ خلافت کی عظمت و اہمیت کے چند پہلو

انبیاء بھی دنیا میں باہم محبت اور الفت پیدا کرنے کے لئے ہی مبعوث ہوتے ہیں اس وحدت قومی کا بڑا ذریعہ خلافت ہے خلافت قوم کی طاقت اور وارثی کو منتشر ہونے سے بچاتی ہے مسلمانوں نے قومی لحاظ سے تنزل اس وقت کیا ہے جب ان میں خلافت نہ رہی۔ جب خلافت نہ رہی تو وحدت نہ رہی اور جب وحدت نہ رہی تو ترقی رک گئی اور تنزل شروع ہو گیا چنانچہ ابوالکلام آزاد اپنی کتاب مسئلہ خلافت میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"مسلمانوں کی قومی زندگی و عروج کا اصلی دور وہی تھا جب ان کی قومی و انفرادی مادی و معنوی اعتقادی و عملی زندگی پر اجتماع و ائتلاف کی رحمت طاری تھی اور ان کے تنزل و ادبار کی اصلی بنیاد اسی دن پڑی جب اجتماع و ائتلاف کی جگہ تحزب و چھائی شروع ہوئی ابتداء میں ہر مادہ مجتمع تھا ہر طاقت سمٹی ہوئی تھی۔ ہر چیز بندھی ہوئی تھی۔ ہر جگہ پھیلاؤ ہر طرف ملی اور اکٹھی طاقت الگ الگ ہو کر منتشر اور تتر بتر ہو گئی ..... اجتماع و ائتلاف کی یہ عطا حضرت علی علیہ السلام پر ختم ہو گئی اس کے بعد تشتت و انتشار کا دور شروع ہوا ازانجملہ مرکزی قوتوں اور منصوبوں کا انتشار و تشتت تھا جس نے فی الحقیقت امت کا تمام نظام شرعی و اصلی درہم برہم کر دیا۔ خلافت خاصہ کے بعد یہ ساری یکجا قوتیں الگ الگ ہو گئیں" (مسئلہ ۱۲۳)

غرض خلافت وحدت ملی کا بڑا موثر ذریعہ ہے اس کے ذریعہ جہاں امت کا انتشار دور ہو جاتا ہے اور طاقت میں زیادتی پیدا ہوتی ہے وہاں اس کے ذریعہ تھوڑی سی طاقت سے بہت سے کام نکل آتے ہیں کیونکہ اس کی وجہ سے طاقت کا کوئی حصہ ضائع نہیں ہوتا۔

نظامِ خلافت

یہ فیضِ نبوت کی برکت ہے ساری
کہ نورِ خلافت کا چشمہ ہے جاری

نظامِ خلافت خدا نے جو بخشا
تو اُس کا ہے ہم پہ یہ احسان بھاری

یہی ہے امامت، یہی ہے سیادت
اسی نے نکھاری ہے دنیا ہماری

وہ نورِ نظر جو تھا اسلام لایا
اُسی نے خلافت کی خلعت سنواری

اطاعت میں اس کی رضائے خدا ہے
مقاصد ہیں توحید کی آبیاری

رسالت کی خادم فضائل کی حامل
خلافت ہے اک منصبِ کامگاری

خلافت کا بارِ امانت اٹھانا
حقیقت میں ہے حقِ خدمتگزاری

خلافت کی معمار خود ہے رسالت
خلافت ہے اک نعمتِ فضلِ باری

خلافت نے امجدؔ کو وہ نور بخشا
کہ ذرّے کو جس سے ملی تابداری

یعقوب امجد کھاریاں چھاؤنی

الفضل
میں
اشتہار دیکر اپنی تجارت
کو فروغ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جرمولین نئی اور پرانی خارش، داد، چنبل، کھیل چھائیوں اور جملہ جلدی امراض کے لئے زود اثر مرہم : قیمت :— ایک روپیہ **حمیدیہ دواخانہ** عبداللہ پور **لائلپور** فون نمبر ۶۹۰۶

ماہنامہ "انصار اللہ"

ماہنامہ انصار اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روح پرور ارشادات (نظم و نثر) اور خلفائے سلسلہ کی تحریرات اور تقاریر کے اقتباسات اور سلسلہ کے علماء کے رشحات قلم ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہے۔

یہ رسالہ گھر کے ہر فرد کے لئے یکساں طور پر مفید ہے اور موجودہ زمانہ کی زہریلی فضا کے لئے تریاق کا کام دیتا ہے اس کا سالانہ چندہ مبلغ آٹھ روپے ہے۔ اگر آپ اس رسالہ کے خریدار نہیں ہیں تو مہربانی فرماکر اس کی خریداری پر غور فرمائیں اگر پہلے ہی خریدار ہیں تو چندہ کی ادائیگی بغیر یاد دہانی کے اور وقت پر فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (مینیجر)

امراء اضلاع سے ضروری گزارش

جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد کو بڑھانے کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائے" امراء صاحبان اضلاع کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے ضلع سے زیادہ سے زیادہ میٹرک پاس طلباء کو جامعہ احمدیہ میں بھجوائیں اگر کچھ ایسے طلباء زندگی وقف کریں تو سلسلہ کے لئے زیادہ مفید ہو سکتے ہیں۔ نیز کوشش کی جائے کہ ایسے خوشحال دوست بھی اپنے بچوں کو پیش کریں جو اپنے خرچ پر جامعہ احمدیہ میں تعلیم دلا سکیں بچے نیک اور ہونہار ہوں تاکہ خوب محنت کر کے اچھے مبلغ بن سکیں۔ (وکیل التعلیم تحریک جدید)

لیڈیز پارچات

خریدتے وقت ہمیشہ اپنی دکان

الفردوس کلاتھ مرچنٹ

۸۵۔ انارکلی لاہور کو یاد رکھیں

ہمارے ہاں نئے دیدہ زیب ڈیزائنوں میں!

کریپ پرنٹ کاٹن پرنٹ۔ ٹشو۔ ساٹن۔ بروکیڈ شنیل۔ کشمیری شالیں اور سٹولز کا

تازہ سٹاک موجود ہے

تشریف لاکر خدمت کا موقعہ دیں

الفردوس کلاتھ مرچنٹ

۸۵ انارکلی لاہور

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ

تحریک جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں سالانہ چندہ صرف دو روپے

(مینیجنگ ایڈیٹر)

ماہنامہ **الفرقان** ربوہ

کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی تحریک

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابل قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے محاسن پر بہت عمدہ طریق پر بحث کی جاتی ہے پس خصوصاً مستطیع احمدی احباب کو یہ رسالہ نہ صرف زیادہ سے زیادہ تعداد میں خود خریدنا چاہیئے بلکہ اپنی طرف سے نیک دل اور سچائی کی تڑپ رکھنے والے غیر احمدی اور غیر مسلم احباب کے نام بھی جاری کرانا چاہیئے۔"

سالانہ چندہ صرف [illegible] روپے ہے (مینیجر)

یک روزہ چٹھیاں چھوٹے لیئر کی خوراک ٹیکے ملنے کا پتہ

خلیل پولٹری فارم ربوہ

ریٹ

یک روزہ چٹھیاں نوے فی صد چن کر ۲/۴۰ روپے سینکڑہ ۳ فی صد زائد ۱۰۰ یا زائد خریدار کو ۱۰ فیصد زائد یک روزہ مرغ /۵۰ روپے سینکڑہ (مینیجر)

بندوق

پستول ریوالور بمعہ کارتوس وغیرہ

ہر قسم خریدنے کے لئے

قریشی محمود الحسن

اسلحہ ڈیلر

کچہری بازار سرگودھا

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے

پر شوکت و پرجلال اشتہارات کا مجموعہ

یعنی

مجموعہ اشتہارات

جلد اول

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جملہ اشتہارات جو پہلے تبلیغ رسالت کے نام سے دس جلدوں میں چھپ چکے ہیں اور قریباً ربع صدی سے نایاب ہیں ہم انہیں مجموعہ اشتہارات کے نام سے تین جلدوں میں شائع کر رہے ہیں جس کی جلد اول طبع ہو کر مارکیٹ میں آچکی ہے ہدیہ جلد اول مجلد علاوہ محصول ڈاک دس روپے مکمل سیٹ تین جلدوں کی تیس روپے باقی دو جلدیں بھی جلد طبع ہو جائیں گی۔ انشاءاللہ۔ آرڈر بھجوا کر ممنون فرمائیں ملنے کا پتہ:

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ فون ۲۸۱

ہوالشافی

حیوانات کا مہلک **اپھارہ**

اکسیر

کے ایک پیکٹ سے منٹوں میں غائب غیر مفید ہو تو واپسی قیمت کی رعایت۔ فی پیکٹ ایک روپیہ درجن یا زائد پر کمیشن درجن یا زیادہ پر خرچ ڈاک ۵۰/ ذمہ کمپنی تفصیلی لٹریچر مفت۔

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی

۳۵ کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ فون ۲۰۶

تبخیر معدہ کا شرطیہ علاج

ہاضمون چورن رجسٹرڈ

پیٹ معدہ کی جملہ امراض کیلئے

خارش توڑ مرہم

خارش۔ دھدر، چنبل ایگزیما کا شرطیہ علاج

نصرت کیمیکل ورکس گولبازار ربوہ

المعروف دواخانہ ہاضمون بالمقابل ایوان محمود

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس پندرہ روپے **نورنظر** اولاد نرینہ کے لئے کورس پچیس روپے **خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ** فون ۱۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرض اٹھراہ کی کامیاب اور مشہور دوا

حبوب مفید اٹھرا

بچے ضائع ہوجاتے ہوں یا پیدا ہو کر مختلف امراض
کی وجہ سے فوت ہوجاتے ہوں حبوب مفید اٹھرا
کے استعمال سے ہزاروں بے اولاد گھرانے اللہ تعالیٰ کے
فضل و رحم سے صاحب اولاد ہو چکے ہیں۔

ناصر دواخانہ گول کچہری بازار۔ لائل پور۔ پوسٹ بکس نمبر ۱۹۸

رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ

کے نئے ماڈل کے

چولہے

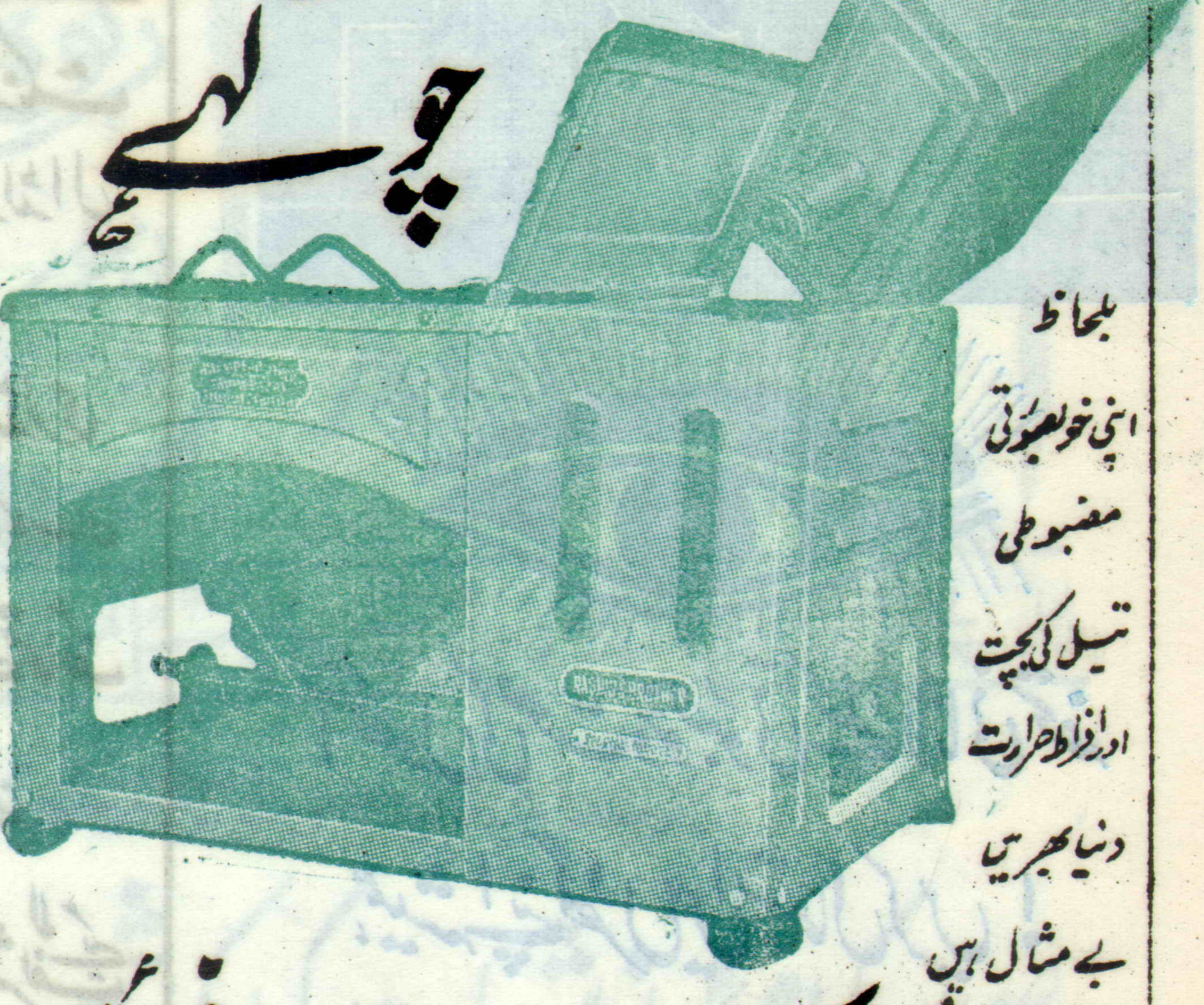

بلحاظ
اپنی خوبصورتی
مضبوطی
تیل کی بچت
اور افراط حرارت
دنیا بھر میں
بے مثال ہیں

اپنے شہر کے ہر ڈیلر سے طلب فرمائیں

سرزمین قادیان کا اوّلین دواخانہ

جسے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی نے خود اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا

سنہ ۱۹۱۱ء سے آپکی جملہ طبی ضروریات بہ احسن پوری کر رہا ہے

دوائی خاص
زنانہ امراض کا واحد علاج
چھ روپے

پیچیدہ سے پیچیدہ زنانہ اندرونی امراض کا بھی
علاج کیا جاتا ہے
زنانہ معائنہ کا معقول انتظام ہے

زود جام عشق
طاقت کی لاثانی دوا
ساٹھ گولی سولہ روپے

حب مفید النساء
عورتوں کی جملہ بیماریوں کی دوا
ایک ماہ خوراک پانچ روپے

قدیمی — اوّلین — شہرہ آفاق
حب اٹھرا رجسٹرڈ
مکمل کورس بیس روپے

اولاد نرینہ گولیاں
مجرب دوا
فی کورس پندرہ روپے

حب مسان
سوکھے کی مجرب دوا
فی شیشی تین روپے

ہمارا اصول
صاف ستھرے تجربہ دیانتدارانہ دوا سازی عمدہ پیکنگ
غریبانہ قیمت اور مخلصانہ مشورہ۔ اور
اسی اصول کے تحت سنہ ۱۹۱۱ء سے آپ کی خدمت کرتے چلے آ رہے ہیں

تریاق خاص
نوجوانوں کی صحت کا نگہبان
پانچ روپے

شہزن
خرابی جگر کمزوری جسم اور اٹھرا
کی دوا ۳۲ خوراک چھ روپے

معین الصحت
تلی جس خرابی جگر اور یرقان کا علاج
۱۶ دن کی خوراک پانچ روپے

مقوی دماغ گولیاں
ذہنی کام کرنے والوں کی بہترین معاون فی شیشی پانچ روپے

تسہیل ولادت
پیدائش کی تکلیف کو آسان
کرنے کی دوا۔ تین روپے

مقوی دانت منجن
دانتوں کی تمام امراض سے بچانے
کے لئے فی شیشی ایک روپیہ

حکیم نظام جان اینڈ سنز چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۲۹۴۴
بالمقابل ایوان محمود ربوہ

ہر قسم کا

سامان سائنس

واجبی نرخوں پر ــــــــ خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون ۶۸۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں

سائیکل ٹرائیسکل اور بچہ گاڑیاں مضبوط خوبصورت اور ارزاں ملنے کا پتہ **محبوب عالم اینڈ سنز** راجپوت سائیکل ورکس نیلا گنبد لاہور

سرمہ نور والوں کا

نورانی کاجل

آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کیلئے
بہترین تحفہ
ہمیشہ خریدتے وقت
شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ سیالکوٹ
کا لیبل ملاحظہ فرما لیا کریں

مینیجر

کاغذ اور گتہ

بازار سے رعایتی نرخوں پر خریدنے کے لئے

پیپر کارنر گنپت روڈ فون ۶۸۵۲۳ لاہور

تشریف لائیں

ملک عبداللطیف ستکوہی ملک محمد حنیف
گھر کا فون نمبر: ۶۲۵۱۶ گھر کا فون نمبر: ۶۲۵۱۸

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

سرمہ نور رجسٹرڈ

جملہ امراض چشم
کیلئے
اکسیر ثابت ہو چکا ہے
ہمیشہ خریدتے وقت
شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ سیالکوٹ
کا لیبل ملاحظہ فرما لیا کریں
شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

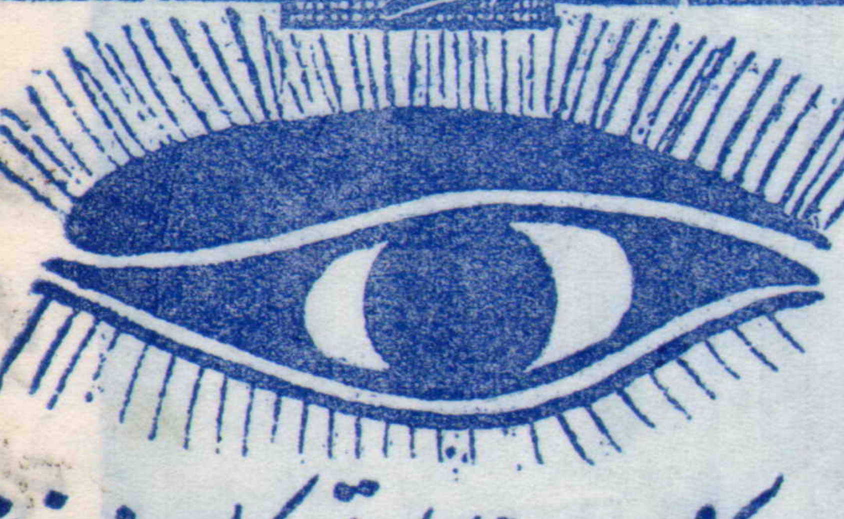

آنکھوں کی صحت و خوبصورتی کیلئے لاثانی تحفہ

ہمیشہ اپنے گھروں میں استعمال کریں !

تیار کردہ خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ

ہر قسم کا چمڑا

کینوس کے ٹرنک

سوٹ کیس ہولڈال

ہینڈ بیگ

سامان سیڈلری

سفر کی ضروریات کا سامان

جہیز میں دینے والے تحائف

خریدنے کے لئے

ہمارے شوروم میں تشریف لائیے

ایم الٰہی بخش حسین بخش

۱۳۱- انارکلی لاہور

حضرت مصلح موعودؓ کا قائم کردہ

صحت کی ضامن شہرہ آفاق

ادویہ کا مرکز

دواخانہ خدمت خلق ربوہ (رجسٹرڈ)

الیس اللہ بکاف عبدہ

کے پرنٹ شدہ خوبصورت اور دلکش !

نصرت رائٹنگ پیڈ خریدیئے

ملنے کا پتہ ، نصرت آرٹ پریس گول بازار ۔ ربوہ

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کے لئے سونے کے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور فون ۵۲۶۲۳

تبخیر معدہ

پریشانی ! خوف !! وہم !!!

کی کامیاب علاج گاہ

○ کامیاب طریق علاج ○ مکمل ادویاتی تشخیص

○ مفید و مجرب دوائیں ○ ہمدردانہ مشورہ

ناصر دواخانہ گول کچہری بازار ۔ لائل پور — پوسٹ بکس نمبر ۱۹۸ فون نمبر ۲۰۵۴

PIA

پاکستان انٹرنیشنل ایرلائنز نے ربوہ کے لوگوں کو اب ہوائی سفر کی سہولتیں دینے کے لئے ربوہ میں اپنی ایجنسی قائم کردی ہے احباب جماعت اسٹیٹ بنک کی اجازت ویزا اندرون و بیرون ملک سفر کے لئے پی آئی اے کے ٹکٹ اور دیگر سفری سہولیات ہم سے حاصل کریں۔ فون کے ذریعہ اور خط کے ذریعہ بھی ہر قسم کی سہولتیں مہیا کی جاسکتی ہیں۔

ملک عبد الحفیظ

مینجر احمد برادرز جی ایس اے پی آئی اے ربوہ

فون نمبر ۵۵۵

NOOR-E-BASAR (OKK)

کاجل نور بصر

آنکھوں کی خوبصورتی صحت اور صفائی کیلئے لاجواب تحفہ

دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

Lahore Volks Wageners Club

REPAIRS

MINI MOTORS 54-B Gulberg II Ph. 81442 LAHORE

- ★ MODERATE CHARGES.
- ★ QUICK, SATISFACTORY SERVICE.
- ★ HIGHLY TRAINED V. W. MECHANICS TO WORK.
- ★ QUALIFIED & TRAINED ENGINEERS TO SUPERVISE.
- ★ IN CASE OF V. W. BRAKEDOWN AT ANY TIME AND PLACE
- ★ Just call in 81442. You will get instant service.
- ★ Prompt Emergency Service for Lady Drivers.